WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

حُب

اَز قلم مرجان قُطب

www.novelsclubb.com

اِنتباہ!

اِس ناول کے تمام حقوق لکھاری مرِجان قُطب کے نام محفوظ ہیں۔

www.novelsclubb.com

حُب از قلم مرِجان قُطب

دوسری قِسط:

اسلام و علیکم !"عباد اور اُسکے ساتھ کھڑے باتوں میں مصروف آدمی کو دیکھ کر" اُس نے پیچھے سے آتے ہوئے مخاطب کیا تو وہ دونوں چونک کر پیچھے کو پلٹے۔

زُخرُف !"عباد نے مُسکرا کر اُسکو چمکتی آنکھوں سے دیکھا جبکہ ساتھ کھڑا شخص" حیرانگی سے اُس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جِسے اُس نے دستگیر کے گھر میں دیکھا تھا، جِسے وہ 'بھابھی' کہہ کر فرانس میں پُکارتا تھا۔

وعلیکم اسلام۔"زُخرُف کی کسی قدر سوالیہ نظریں محسوس کر کے وہ سنبھلا اور پھر" چہرہ پھیر کر اِدھر اُدھر جیسے کسی کی تلاش میں نظریں دُوڑائی۔اور پھر ناکام ہو کر اُسکو دیکھنے لگا۔

یہ زُخرُف ملک ہیں، زَرقون ایونٹ سپیشلسٹ کی سی-ای-اُو۔" عباد نے جلدی سے تعارف کی رَسم نبھاتے ہوئے کہا۔

"خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔ میرا نام اَرمان شجاعت ہے اور میں ماہ کنسٹرَیکش کا کو فاؤنڈر اور پاٹنر ہوں۔" اُسکے تفصیلی جواب پر زُخرُف نے اُسکی اِس قدر خوشدلی کو نظرانداز کر کے اُسی سپاٹ چہرے سے سَر ہلایا جو اُسکا خاصہ تھی۔

"ہم نے آپکی تھیم ڈسکس کر لی ہے اور ساری ڈیٹیل آپکو فوروڈ کر دی ہے۔ آپ تب تک دیکھیں اور بتائیں کہ آپ اُسکو فولو کرنا چاہتے ہیں یا کوئی نئ تھیم پسند کریں گے۔" اُسکی جانب ٹیب بڑھاتے ہوئے اُسکا انداز بالکل پُروفیشنل تھا۔ اَرمان نے آگے کو جُھک کر اَدب سے اُسکے ہاتھ سے ٹیب لے کر مُسکراتے ہوئے سَر ہلایا۔

"میں اپنے باس سے پُوچھ کر آپکو بتاتا ہوں۔ آپ تب تک یہ وینیو دیکھ لیں۔ یہاں ایونٹ پلان کرنا ہے ہمارے پُروجیکٹ کا لانچ کے ساتھ۔" اُس نے سیل فون

نکالتے ہوئے تیزی سے کہہ کر اُن سے معذرت چاہی اور پلٹ کر راہداری عبور کر گیا۔

یہ کچھ زیادہ ہی نہیں اَدب سے پیش آ رہا تھا۔" اُس جاتے شخص کو دیکھتے ہوئے" زُخرُف نے سنجیدگی سے کہا جبکہ اُسکی نگاہوں کے تعاقب میں عباد نے بھی پلٹ کر دیکھا۔

تمہارے آگے کون اَدب سے بات نہیں کرتا۔ وہ بیچارہ بھی مرعوب ہو گیا ہو" گا۔" مُسکرا کر اُس نے غیر سنجیدگی سے کہا لیکن اُسکی بے تُکی بات سے زُخرُف بالکل مُتفق نہیں نظر آ رہی تھی۔

مُجھ سے وہی اَدب سے پیش آتے ہیں جِن کو مُجھ سے اپنا کام ہوتا ہے۔" اُسکی توجیہ" پر عباد نے اُسکے میک اَپ کے نام پر گلُوز اور لائینز لگائے چہرے کو نظر بھر کر دیکھا مگر زُخرُف کے دیکھتے ہی اُس نے نگاہوں کا زاویہ بدل دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیکن میں تمھارے ساتھ اپنے کسی مقصد سے نہیں ہوں۔"اُسکے سنجیدگی سے "
کہے جانے پر زُخرُف نے چہرہ پھیر کر اُسکو اندر تک اُتر جاتی نظر سے دیکھا اور
دھیرے سے ہنس دی اور وہ ہنسی بے حد بناوٹی تھی جیسے طنزیہ ہوتی ہے۔

تمہارا ابھی کوئی اپنا ہی مقصد ہے عبادالرحمان۔"مُختصر کہہ کر عباد کے چونکتے "
چہرے سے نظر ہٹا کر وہ آگے بڑھ گئی۔پیچھے حیران کھڑا عباد لمحے بھر کھڑا رہا اور پھر
چونک کر تیز قدموں سے اُسکے پیچھے ہو لیا۔

یہ جو سلائیڈنگ کھڑکیاں ہیں اِنکو ہم دروازے کے طور پر اِستعمال کریں گے اور "
اِن پر فوگ کے ساتھ پانی کے چھینٹے ماریں گے تاکہ بارش کے بعد کا منظرِ پیش
ہو۔"اِشارے سے وہ بتاتی جا رہی تھی اور عباد ساتھ ہاتھ میں کیمرے کے ساتھ
تصویریں لے رہا تھا جبکہ وہ خود کندھے پر لٹکتے چھوٹے سے پیک بیگ سے نوٹ پیڈ
نکال کر اُس پر تیزی سے سکیچ بنا رہی تھی۔

"یہ جو کورنر ہے یہاں ہم سٹینڈینگ لیمپ رکھیں گے تاکہ اِسکی روشنی اُن کھڑکیوں کو نمایاں کرے اور اِسکے پیچھے موجود دیوار پر ہم پولوں اور تتلیوں کا وال پیپر لگادیں گے مگر یاد رہے کہ وال پیپر گہرے رنگ کا ہو تاکہ دیوار ڈومینیٹ ہو۔"اُسکے اِشارے پر عباد ساتھ ساتھ تیزی سے تصاویر کھینچنے لگا۔

"اور باقی دیواروں کے اُوپر بھی ہلکے پھول لیکن ڈارک بیک گراؤنڈ کا وال پیپر لگائیں گے اور سب کے سامنے ہم ایلمونیم کی چھوٹی فولڈنگ لیڈرز رکھ کر اُس پر پھولوں کے گملے رکھیں گے۔"پیڈ پر لیڈر اور گملوں کی تصاویر تیزی سے بناتے ہوئے وہ جیسے ہر شے سے بے نیازی ہو چکی تھی کیونکہ کام اُسکا مَن پسند جو تھا۔

"اور فانوس۔۔۔۔"کچھ سوچ کر وہ چہرہ اُٹھا کر فانوس کو دیکھنے میں مگن ساتھ ساتھ ذہن میں کچھ خاکے سے بنا رہی تھی۔دروازہ کھول کر عجلت سے اندر آتے ملک دستگیر نے چہرہ اُٹھا کر سامنے دیکھا اور اُسکے اِرد گرد چلتی دُنیا ساکن ہو گئی۔کچھ قدم دُور وہ کھڑی تھی۔ایک شان سے گردن اُٹھائے فانوس کو دیکھنے میں محو۔وہ وہی

تھی یا اُسکا مضبوط، خوبصورت تخیل کے وہ اَب پھر سے ہر سُو نظر آنے لگی تھی۔ فانوس کی روشنی میں اُسکا چہرہ دھمکتے ہوئے اُسکو ماورائی بنا رہا تھا۔ وہ اِس جہان کی، یہاں کی تھی ہی نہیں۔ حجاب اُوڑھ کر شہد رنگ آنکھیں اُٹھائے اُوپر کو دیکھتی زُخرُف نے اُسکو مبہوت کر دیا۔ باقی ساری دُنیا سیاہ دَبیز اندھیرے میں چُھپ گئی تھی اور صرف وہ تھی جو کُرہِ اَرض پر باقی رہ گئی تھی حیران کھڑے سفید روشنیوں میں نہائے، اُس خود سے بے پرواہ وجیہہ شخص کے ساتھ۔

ڈیسٹر!" کسی کے کندھا مارے جانے پر وہ لڑکھڑا کر سائیڈ پر ہوتے ہوئے کسی" ٹرانس سے باہر نکلا۔ ایک دَم دُنیا کو پھر سے کسی نے روشنیوں میں لا کھڑا کیا تھا۔ چونک کر چہرہ پھیرتے ہوئے اُس نے مُسکراتے اَرمان کو دیکھ کر خوابناک آنکھوں سے وہاں دیکھا مگر۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ وہاں نہیں تھی۔ وہ جا چکی تھی۔

کیا ہوا؟" وہ جان کر بھی کمینوں کی طرح انجان بنتے ہوئے اُسکی حالت سے حظ" اُٹھا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارمان۔۔۔۔وہ مجھے پھر سے ہر جگہ نظر آنے لگ گئی ہے۔"اُسکی مدھم سر گوشی پر ارمان نے چہرہ جُھکا کر مُسکراہٹ دبائی۔

میرے دِل پر میرا کچھ اِختیار نہیں ہے، یار۔"اُسکی مُضمحل پُکار پر ارمان کو بھی" سنجیدہ ہونا پڑا۔وہ گواہ تھا اِس بات کا کہ کیسے دستگیر کو وہ فرانس کی سڑکوں پر سَراب کی صورت اپنے پیچھے خوار کرواتی رہی تھی تبھی تو وہ اِس خطرناک حالت میں تھا۔

وہ گواہ تھا کیسے دستگیر سُوتے، جاگتے بس اُسکو ہی دیکھنے لگ گیا تھا مگر جانتا تھا کہ وہ محض اُسکا وہم، اُسکا خود کا تراشا تخیل ہے اور اب جو اُسکو ہر وقت حقیقت میں دیکھتے رہنے کی چاہ میں وہ اپنی میعاد پوری کر کے آیا تھا۔اُسکو نہ دیکھنے پر دیوانہ ہو رہا تھا، ضبط کھو رہا تھا۔وہ جِس تک رَسائی اپنی جلاوطنی کے بعد آسان لگتی تھی اب بے حد مشکل ثابت ہو کر اُسکا ضبط آزمارہی تھی۔

اسلام و علیکم!"عقب سے پُکارے جانے پر وہ اپنی رُکتی دھڑکن کے ساتھ تیزی" سے پلٹا اور زُخرف بس لمحے بھر کو اُس قمیض شلوار میں ملبوس شخص کو دیکھ کر ٹھٹکی۔

یہ ماہ کنسٹرکشن کے سی-ای-اُو ہیں، ملک دَستگیر۔"ارمان نے قدرے آگے کو ہو کر سا کن سے کھڑے دَستگیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تعارف کروایا۔

زُخرُف نے ٹھٹک کر اَرمان کو دیکھا اور پھر آہستگی سے سمجھ کر سَر ہلایا۔

پھر کیا فائنل ہوا اَرمان صاحب؟"اُسکے اگلے سوال پر اَرمان نے بوکھلا کر ایک نظر ہاتھ میں تھامے ٹیب کو دیکھا اور ایک نظر چہرہ پھیر کر دَستگیر کو جو آنکھوں میں نہ جانے کون سا جہان آباد کر کے اُسے دیکھتے رہنے میں محو تھا۔

ہم بس ابھی ایک بار۔۔۔"اُسکو بے سُدھ کھڑا دیکھ کر اَرمان نے تیزی سے بات سنبھالنی چاہی۔

ہم اِسی کو فائنل لے کر چلیں گے۔"جُھک کر ٹیب اَرمان کے ہاتھ سے لیتے ہوئے دَستگیر نے کہا جبکہ زُخرُف نے بِنا حیران ہوئے اثبات میں سَر ہلا دیا۔

پھر ہم آج سے کام شروع کر دیتے ہیں۔"اپنے ہاتھ میں تھامانوٹ پیڈ اپنے سامنے کرتے ہوئے اُس پر تاریخ لکھ کر اُس نے سنجیدگی سے کہا۔

بھابھی!"اِس سے پہلے کہ وہ کچھ مزید کہتی پیچھے سے آتی مُسکراتی، شریر آواز پر اُس نے چہرہ پھیر کر پیچھے دیکھا اور بامشکل اِپنے چہرے کے تاثرات پر قابو پایا جبکہ اِس طرزِ تخاطب پر اَرمان نے چونک کر دَستگیر کو دیکھا جو حیرانگی سے آتے اُس شخص کو دیکھ رہا تھا جو اُسکے لیئے بالکل اَنجان تھا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"اُسکے قریب آنے پر زُخرُف نے دونوں بازو سینے پر لپیٹتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

کیا بھابھی میں۔۔۔"اُس نے جھٹ سے اپنی کمینی مُسکراہٹ لوگوں کی موجودگی کے باعث چُھپا کر معصومیت سے کہنا چاہا۔

ساحل حلاج۔۔۔۔"زُخرُف کی سخت، دوٹوک پُکار نے اُسکو بیچ میں ہی ٹوک دیا۔"
اُس نام پر دستگیر نے چونک کر پھر سے اُس لڑکے کو بغور دیکھا، انداز قتل کر دینے والا تھا۔

اُوکے" کہہ کر اُس نے دونوں ہاتھ مفاہمتی انداز میں اُٹھا کر سائیڈ پر کھڑے خود کو کڑی نظروں سے دیکھتے شخص کو دیکھا اور ٹھٹک گیا۔

یہ کون ہے جو مجھے قتل کر دینے والی نظروں سے دیکھ رہا ہے؟"ساحل کے سوال پر زُخرُف کے تاثرات میں پہلی بار تبدیلی آئی۔اُس نے بے اِختیار چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھوں ساحل پر ٹِکی ہوئی تھیں اور اُن سے بھسم کر دینے والی تپش وہ صاف محسوس کر سکتی تھی۔سَر جھٹک کر اُس نے ساحل کو دوبارہ دیکھا۔

تم کیا کرنے آئے ہو؟"اُسکے دِل میں جو بات کھٹک رہی تھی وہ فوراً سامنے آگئی۔"
پچھلی بار کا ٹکراؤ وہ جانتی تھی کہ اِتفاقیہ ہے مگر یہ بار۔۔۔۔یقیناً یہ اُس منحوس شخص

کی ہی حرکت تھی جو موجود نہ ہو کر بھی کسی آسیب کی طرح اُسکے تعاقب میں تھا۔

ساحل نے مُسکرا کر اُسکو دیکھا جسکے چہرے کے تاثرات وہ ہمیشہ بھانپ نہیں سکتا تھا۔ دَستگیر نے اُس سے نظریں ہٹا کر زُخرُف کو دیکھا جسکی آواز بے حد سخت اور کھرُدری تھی مگر۔۔۔ مگر اُسکو بھا بھی پُکارنے پر ٹوکا کیوں نہیں؟؟؟ اُسکے لیئے یہ معمول کی بات تھی کیا؟

آپ ٹھیک سمجھی ہیں۔۔۔ میں یہ آپکی امانت آپ تک پہنچانے آیا تھا۔" پیچھے" تھامے بیگ کو لہرا کر اُس نے سامنے کیا جبکہ اُس سیاہ شاپنگ بیگ کو دیکھ کر زُخرُف ملک کا دِل جیسے کسی نے مُٹھی میں جکڑ کر مَسل دیا۔ گُلابی ہوتی آنکھوں سے وہ اُس بیگ کو دیکھ رہی تھی جسکو بھیجنے والے نے اِس شاپنگ بیگ کے رنگ کی طرح اُسکی ساری زندگی میں سیاہی مل دی تھی۔ اُسکا ہاتھ بے اِختیار اپنی گردن تک گیا جہاں آج بھی کسی کی سَرد، کراہیت میں مبتلا کرتی اُنگلیوں کا لَمس تازہ تھا۔ دَستگیر چونک کر اُسکو دیکھنے لگا جو اپنی گردن اِیسے سہلا رہی تھی جیسے سانس لینے میں دُشواری پیش

www.novelsclubb.com

آ رہی ہو جیسے اُس رات سہلا رہی تھی اپنے کمرے میں، جیسے کل رات عقبی دالان میں نیند میں سہلا رہی تھی۔

لے لیں ورنہ یہ تحفہ دینے والا خود بھی اُڑ کر پہنچ سکتا ہے، بھابھی۔"اُسکے" مُسکراتے، پُراِسرار انداز پر دَستگیر نے چونکتے دِل سے اُسکو دیکھا، وہ کس کی بات کر رہا تھا؟

یہ آپ مجھے دے دیں۔۔میں زُخرُف کو دے دوں گا گھر جا کر۔"آگے بڑھ کر" سنجیدگی سے اُسکے ہاتھ سے وہ شاپر لیتے ہوئے اُس نے اپنی گردن نہ محسوس انداز سے سہلاتی زُخرُف کو ٹھٹکا دیا۔

اور۔۔۔"اِس سے پہلے کہ دنگ ہوتا ساحل اُس سے کچھ پُوچھتا، دَستگیر نے اُسکے" ہاتھ سے شاپر اُچک لیا۔

میں دَستگیر ہوں زُخرُف کے تایا کا بیٹا۔"اُسکی آواز میں گو سختی نہیں تھی مگر اُسکی" سَرد نظروں پر ساحل کو اپنے اگلے سارے سوال گُم ہوتے محسوس ہونے لگے۔ کندھے آچکا کر کچھ سوچتی نظروں سے زُخرُف اُسکو بیٹھتے دِل سے جاتے دیکھتی رہی۔

یہ لیں زُخرُف۔"وہ الفاظ گو کہ پُر تکلف تھے مگر وہ لہجہ بے حد اپنائیت بھَرا تھا۔" زُخرُف نے چہرہ پھیر کر اُسکے ہاتھ میں تھامے شاپنگ بیگ کو اِیسی نگاہوں سے دیکھا جیسے اُس میں کوئی سانپ ہو جو اُسکی گردن اور ہاتھوں سے ابھی نِکل کر لِپٹ جائے گا مگر نہیں اُس نے کسی پر ظاہر نہیں کرنا تھا، نہ آج تک ہونے دیا تھا تبھی اپنے تاثرات سنجیدہ کر کے ہاتھ بڑھایا لیکن ٹھٹک کر اُسکو دیکھنے لگی جو اپنی جیب سے صاف شفاف سیاہ رنگ کا رُومال نکال کر شاپنگ بیگ کے ہینڈل ہر لپیٹ رہا تھا اور پھر خود نیچے سے بیگ تھام کر اُس نے آگے بڑھایا۔وہ جو ٹھٹکی تھی سَرد ہوتے دِل

سے شاپنگ بیگ تھام گئی کہ وہ اُسکا رُومال یہیں واپس کر کے کوئی بات نہیں بڑھانا چاہتی تھی۔

جزاک اللہ !" سنجیدگی سے کہہ کر وہ تیزی سے پلٹی، گو کہ اُس شاپنگ بیگ کو تھام" کر اُسکو لگ رہا تھا وہ ابھی یہیں گر جائے گی مگر اُسکو اپنے ڈگمگاتے قدم مضبوط رکھنے تھے۔ دَستگیر بغور اُسکے سپاٹ تاثرات کو دیکھ رہا تھا لیکن اِس سے پہلے وہ کچھ پر کھ لیتا، زُخرُف تیزی قدموں سے راہداری کی جانب بڑھ کر نگاہوں سے اُوجھل ہو گئی۔

یہ کیا تھا؟"اُسکے جاتے ہی حیران سے اَرمان نے بے ساختہ کہا جبکہ کچھ سوچتے" دَستگیر نے چونک کر اُسکو دیکھا اور پھر لاعلمی سے نفی میں سَر ہلا دیا۔

تُو مجھے منع کرتا ہے اور یہ بندہ مِس زُخرُف کو بھا بھی بول کر گیا ہے۔" آرمان کا" جیسے سارا غم یہی تھا۔ دَستگیر نے پھر سے سَر میں جیسے خون کو ٹھوکریں مارتا پایا تو رُخ آرمان کی جانب سے قدرے پھیر کر سلائیڈنگ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگ گیا۔

سارے راستے وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے ایک کینہ تُوز نظر برابر پڑے سیاہ شاپنگ بیگ پر ڈالتی اور دِل میں جیسے نئے سِرے سے اُوبال اُٹھنے لگتا۔ سٹیرنگ پر اپنی مُٹھی مارتے ہوئے وہ اپنی نفرت اور طیش پر قابو پانے میں ناکام ثابت ہو رہی تھی۔ گاڑی پارکنگ میں رُوک کر اُس شاپنگ بیگ کو چٹکیوں میں تھام کر وہ تیزی سے پچھلے دروازے سے اپنے آفس میں جیسے تیسے کر کے داخل ہوئی اور پھر بِنا کچھ سوچے سمجھے ڈَسٹ بِن پاؤں سے کھوُل کر وہ شاپر اُس میں اِیسے پھینکا جیسے وہ کوئی بدبودار کچرا ہو۔ وہ سیاہ رُومال اُسکے ہاتھ میں لٹکتا رہ گیا۔ وہ جو اُسکو بھی پھینکنا چاہ رہی تھی ٹھٹک گئی اور پھر رُومال کو طے کر کے اپنے بیگ میں رکھ دیا۔ ایک بھلا اُس نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اَنجانے میں کر دیا تھا اُسے رُومال دے کر ورنہ وہ نہ جانے کتنے گھنٹوں تک اپنے ہاتھ دُھوتی رہتی اُس کراہیت کے سبب جو اُسے محسوس ہوتی تھی۔

صوفے پر دھپ سے بیٹھ کر اُس نے سَر صوفے کی پُشت سے لگا کر اِیسے آنکھیں موندلیں جیسے وہ نہ جانے کتنا لمبا سفر طے کر کے پیدل پہنچی ہو۔اعصاب کچھ بہتر محسوس ہونے لگے تھے لیکن اِس سے پہلے وہ سنبھلتی،شناساسی موبائیل رِنگ ٹُون پر اُس نے پَٹ سے آنکھیں کھولتے ہوئے حیرانگی سے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر سامنے ٹیبل پر جہاں اُسکا اپنا سیل فون خاموش پڑا تھا۔خاموشی پر وہ اپنی سماعتوں کا روزمرہ کا دھوکہ سمجھ کر جیسے ہی پیچھے ہونے لگی وہی منحوس رِنگ ٹُون پھر سے بجنے لگی۔وہی سماعتوں کے پردے پھاڑتی،اپنی پُراسرار سی خاموشی کا پتہ دیتی رِنگ ٹُون۔۔۔کانپتے ہاتھ اُس نے تیزی سے اپنے کانوں پر رکھتے ہوئے اُس عفریت زدہ آواز سے پیچھا چُھڑانا چاہا جو کئی سالوں سے اُسکے تعاقب میں تھی۔لیکن وہ آواز پھر بھی اُسی منحوسیت اور وحشت کے ساتھ اُسکی سماعت پر ہتھوڑے برسا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پسینے ہوتے چہرے کے ساتھ وہ تیزی سے اُٹھی اور پھر ڈسٹ بن کی سمت آئی جہاں سے اُسکے دِل کو نفرت سے سیاہ کرتی وہ آواز مسلسل آئے جارہی تھی۔ وہ آج سراب نہیں حقیقت تھی۔ کانپتے ہاتھوں سے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اُس نے ڈسٹ بن اُلٹ دیا اور ضبط سے گُلابی پڑتی آنکھوں سے اُس شاپر کو دیکھ رہی تھی۔

گہرا سانس لے کر اُس نے اُس شاپر کو کھولا جس میں ایک فون کا ایک ڈبہ پڑا تھا۔ بغیر کچھ سوچے وہ اب ڈبہ کھول کر اُس میں سے ایک فون نکال رہی تھی اور سکرین پر اُبھرتا نام دیکھ کر اُسکا دِل لمحے بھر کو سَرد سا ہو کر وہیں جَم گیا کبھی نہ دھڑکنے کے لیئے کیونکہ سامنے پاکستان کا نمبر تھا۔

وہ۔۔۔۔ وہ پاکستان آگیا۔" دھیرے سے بڑبڑاتے ہوئے اُسکی آواز اور اُسکی" حالت اُسکی آفس کی خاموش دیواروں کو اجنبی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ جو بہت مضبوط چٹان جیسی عورت تھی ابھی کسی بُھر بُھری دیوار کی مانند نیچھے ڈھے گئی تھی

جسے اِس آفس کی دیواروں نے کئی سال سے جُھکتے نہیں دیکھا تھا۔ سَر جھٹک کر وہ پھر سے ایک شان سے سیدھی ہوئی اور سیل فون سیدھا کیا۔

شوہرِ نامدار" کے نام سے چمکتے نام کو خاموش آنکھوں سے دیکھ کر اُس نے کال اُٹھا" لی۔

ہیلو، رُوفی !" دوسری جانب سے اُبھرتی مردانہ آواز بے حد کھنکتی ہوئی تھی۔ اندر" ہوتی ٹوٹ پھُوٹ کے بر عکس باہر سے وہ ٹھہرے پانی کی طرح پُر سکوت نظر آرہی تھی۔

میں پاکستان آج رات تک پہنچنے والا ہوں۔" اُسکی خاموشی پر اُسکو خود ہی بتانا پڑا۔"

اُسکو رُوبرُو دیکھنے کی خواہش فون کے دوسری پار، دوسرے ملک بیٹھے شخص کے دِل میں انگڑائی لے کر بیدار ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک اور کچھ ؟"اُسکے ٹھنڈے ٹھار اِستفسار پر لمحے بھر کو خاموش ہوا اور پھر اُسکا"
بھاری، چڑھاتا قہقہ جیسے ہی بُلند ہوا زُخرُف نے سیل فون کان سے پَرے ہٹا لیا۔

اور بہت کچھ ہے لیکن وہ میں تمہیں آکر بتاؤں گا۔"اُسکی پُراسرار آواز پر زُخرُف"
کا ہاتھ بےاِختیار اپنی گردن تک گیا۔سانس گُھٹنے کی کیفیت لمحے بھر کی تھی۔

اور ہاں ! نام نہیں چینج کرنا میرا، سمجھی" حلاوت سے کہتے ہوئے آخر میں اُسکی"
آواز میں جو تحکم لہرایا اُس پر زُخرُف کا خون سَر دپڑھنے لگا۔وہ جانتی تھی کہ اُسکے
گھر میں اِس شخص کی کیا اہمیت ہے تبھی اُسکا خاموش ہو جانا پڑ جاتا تھا،ہونا پڑے
گا۔۔۔

اِسی خواہش کے ساتھ اِنشاءاللہ قبر میں اُترو گے۔"اُسکی سَرد، نفرت انگیز لہجے پر"
دوسری جانب پھر سے قہقہ بُلند ہوا یوں جیسے وہ اُسکی بے بسی سے حض اُٹھا رہا ہو۔

بیوہ ہو جاؤ گی۔" اُسکی اگلی بات پر "اِنشاءاللہ" کہہ کر اُس نے تیزی سے کال مُنقطع" کرتے ہوئے جیسے خود پر کڑے ضبط کے پہرے بِٹھائے تھے کیونکہ جانتی تھی جس دِن اُسکا ضبط رخصت ہو گیا اپنے سارے خاندان کو وہ مُنہ کے بل زمیں پر لا گرائے گی اُس وقت کے آنے سے قبل اُسکو ضبط کرنا تھا، بہت سارے صبر کے ساتھ۔

وہ اپنے گھر سے نکل کر شوگر چیک کرنے والی مشین ہاتھ میں تھامے تیز قدموں سے مُصطفیٰ تایا کے گھر جا رہی تھی کیونکہ رات بارہ بجے وردہ کا میسج آیا تھا کہ اُنکی طبیعت ٹھیک نہیں، شاید شوگر ہائی ہے۔ وہ اُسی وقت آنا چاہ رہی تھی لیکن وردہ کے مطابق وہ کھانا کھا کر سونے جا چکے تھے۔ اُنکے لیئے پریشان اُسکی صبح بامشکل ہوئی تھی۔

اسلام و علیکم !"وہ سب اُسکے اندازے کے مطابق ناشتے میں مصروف تھے،تایا" جان کو دیکھتے ہوئے اُس نے اُن باتوں میں مُنہمک لوگوں کو ٹھٹکا دیا۔

زری بجو !" سبیل کھانا چھوڑ کر تیزی سے اُس تک آیا جس نے ہاتھ کی مُٹھی لہرا" کر سَبیل کی بند مُٹھی سے ٹکرائی اور پھر مُسکرا کر اُسکے ماتھے پہ گرتے بال سنوارے۔ نیہا نے ناگواری سے پہلو بدل کر دَستگیر کو دیکھا جسکا چائے والا ہاتھ یونہی اُسکے آنے سے فضا میں معلق رہ گیا۔ وہ تیز ہوتی دھڑکن سے اُسکی بے رِیا مُسکراہٹ دیکھ رہا تھا۔

وعلیکم اسلام !میرا بیٹا آیا ہے۔" مُصطفیٰ تایا نے اُٹھنا چاہا،وہ تیزی سے اُنکے آگے" بڑھی اور سَر جُھکا لیا۔ چمکتی آنکھوں سے دَستگیر اپنے باپ کو دیکھنے لگا جنکی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگی تھیں۔

ارے زری۔۔۔"چائے کے برتن لاتی وردہ،رِدہ،فرواور عروہ یک زُبان ہو کر" اُسکی جانب اِیسے بھاگیں جیسے برسوں کی بچھڑی ہوئی ہوں۔اُنکے پُر تپاک انداز نے دستگیر کو چونکا دیا۔

کیسی ہو یار۔۔۔تم تو عید کا چاند ہو گئی ہو قسم سے۔"یہ کہنے والی عروہ تھی۔اُسکی" بات پر وہ دھیرے سے مُسکرا دی۔اُسکے انداز میں دستگیر واضح تکلف محسوس کر رہا تھا۔یوں لگ رہا تھا جیسے کئی مہینوں بعد وہ اِن سب کو دِکھ رہی ہو۔

بیٹا!آؤ بیٹھو،ناشتہ کرو۔"سیف چچا کے کہے جانے پر دستگیر نے چونک کر مرتضیٰ" چچا کو دیکھا جو اِیسے ناشتے میں مصروف تھے جیسے اُنکے اِرد گرد کچھ نہ ہو،یہی حال ماریہ چچی کا بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

جزاک اللہ!میں ناشتہ کر کے آئی ہوں،تایا جان کی شوگر چیک کرنے۔"سہولت" سے اِنکار کر کے اُس نے سبیل کے لٹکتے گال سہلائے۔

زری بجو۔۔۔آپکو پتہ ہے میں آپ کو اِتنا یاد کرتی ہوں۔" کچن کی جانب سے" بھاگ کر آتی زینی کی آواز پر وہ مُسکرا کر پلٹی اور پیچھے ہی فیروزہ بیگم کو دیکھ کر اُس نے اپنی مُسکراہٹ سمیٹ لینے میں ذرا وقت نہیں لگایا۔یک دَم چھا جاتی عجیب سی خاموشی پر دَستگیر نے چہرہ پھیر کر پیچھے دیکھا جہاں اُسکی ماں کھڑی جن نفرت بھری نظروں سے زُخرُف کو دیکھ رہی تھیں اُس نے دَستگیر کا دِل خوف سے سہما دیا،اِتنی نفرت۔۔۔اِتنی ہتک کیوں تھی اُنکی آنکھوں اور چہرے پر۔۔۔؟؟

زینی، فضول وقت خرچ کرنے کے بجائے ناشتہ کرو۔" ماریہ چچی کی ناگوار آواز پر" دَستگیر نے حیرانگی سے اُنکو دیکھا۔وہ جسے یہاں آئے ہو پانچ دِن ہو گئے تھے وہ خود کو ابھی بھی اِن اپنوں میں خود کو اجنبی کیوں محسوس کر رہا تھا؟؟

www.novelsclubb.com

تایا جان! ناشتہ کر کے سٹڈی میں آجایئے گا۔" مُسکرا کر شوگر ٹیسٹ کرنے والی" چھوٹی سی مشین لہرا کر وہ اُس حلاوت بھرے انداز میں کہہ رہی تھی جو بس مُصطفیٰ صاحب کے لیئے مخصوص تھا۔نگار چچی نے سیف کے بُجھتے چہرے کو کسی قدر

اُداسی سے دیکھا۔ وہ اُنکو ایک زمانے سے چچا جان پُکارنا چھوڑ چکی تھی۔ اُسی وقت مرتضیٰ صاحب نے چہرہ اُٹھا کر سامنے دیکھا اور اُنکی نگاہ بے حد محبت اور عقیدت سے مُسکرا کر اپنے بڑے بھائی کی جانب دیکھتی اپنی بیٹی سے ٹکرائی جس نے کئی سالوں سے اُنکو مُسکرا کر دیکھنا تو دُور، دیکھ لینا تک ترک کر دیا تھا۔ ماریہ کے دیکھنے سے قبل ہی وہ اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گئے۔

تم میری مہندی پر نہ آئی نہ تو خیر نہیں ہے تمہاری۔" وہ جو پلٹ رہی تھی صائم کی" دھمکی پر مُسکرا کر پلٹی جبکہ نیہا نے کینہ تُوز نظروں سے صائم کو گھورا۔

میں وعدہ نہیں کرتی لیکن اِنشاءاللہ۔" اُسکے نرم لہجے میں نہ ہاں تھی، نہ ناں۔"

یار کیا، تم سبیل اور زُونی کی سالگرہ پر بھی تھوڑی دیر بیٹھی، عروہ کی منگنی میں تم" نہیں آئی اور دَستی بھائی کی دعوت پر بھی نہیں۔" وردہ نے نروٹھے پَن سے اُسکے سامنے سارے کھاتے کھولنا شروع کر دیئے جبکہ عروہ نے بھی ناراضگی سے مُنہ بنا

لیا۔دِل میں اُٹھتی سختی کو دبائے فیروزہ بیگم خاموشی سے آکر اپنی مخصوص نشست پر آبیٹھیں۔دَستگیر کی آنکھوں کی محویت محسوس کرکے اُنکے اندر شرارے اُٹھ رہے تھے۔

"صائم !کچھ کہہ نہیں سکتی۔میں قبل اَز وقت وعدہ کرنے کے حق میں بالکل نہیں ہوں اِس لیئے کوشش کروں گی۔" سادگی سے کہتے ہوئے اُس نے دَستگیر کو اپنے الفاظ سے ٹھٹکا دیا۔اُس نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو اُسکی نگاہوں کی بے یقینی سے غافل عروہ،فروہ اور رِدا کو تسلی دے رہی تھی۔

"کتنی بار کہا ہے کہ صائم کو بھائی کہا کرو، بڑا ہے تم سے۔" وہ جو مزید خود پر جبر نہیں کر سکیں تھیں،تڑخ کر بولیں جبکہ سب ہی نے ٹھٹک کر اُنکو دیکھا جو سختی سے زُخرُف کو دیکھ رہی تھیں۔

عروہ کی منگنی کی جہاں تک بات ہے، میری طرف سے سکائی ڈائنز میں ٹریٹ" پکی۔دِن تم لوگ طے کرلینا۔"اُنکی بات کو سرے سے نظرانداز کرکے وہ اُن چاروں لڑکیوں کو مُسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ فیروزہ بیگم کا چہرہ اہانت کے اِحساس سے سُرخ ہونے لگا۔وہ ہمیشہ اُنکے تاک کر مارے گئے نشانے کو یونہی خاموشی یا اِخلاق سے خطا کر دیتی تھی۔دستگیر نے اُسی خاموشی سے اُسکو دیکھا جسکو شاید وہ نظر ہی نہیں آرہا تھا تبھی وہ اب پلٹ کر باباجان کی سٹڈی کی سمت بڑھ گئی تھی۔

دستگیر!"فیروزہ بیگم کی پُکار پر اُس نے چونک کر چہرہ پھیرتے ہوئے اُنکو دیکھا جنکے" چہرے پر جو ناگواری تھی اُس کو وہ دستگیر کے دیکھتے ہی چُھپا گئیں لیکن دستگیر نے وہ طیش بھانپ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں چلتا ہوں۔" مُصطفیٰ صاحب تیزی سے اپنے ہاتھ صاف کیئے بغیر سَرد آواز میں کہہ کر سٹڈی کی طرف چلے گئے جبکہ دَستگیر اب ماں کے چہرے کو حیرانگی سے دیکھ رہا تھا جو تنفر سے اپنے شوہر کے دُور جاتے قدموں کو دیکھ رہی تھیں۔

یس! اب آئے گا مزا۔" عروہ اور فروہ نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی مارتے" ہوئے چہک کر کہا جبکہ نگار چچی دھیرے سے مُسکرا دیں۔ ایک وہی تھیں جنکو اپنے بچوں کا ژخرُف سے گھُلنا ملنا بالکل بُرا نہیں لگتا تھا۔ اُس سب کے باوجود جو کئی سال پہلے اِس گھر میں ہوا تھا، نہ جانے کیوں؟

اُسکے پاس دو دِن تھے اُس پُروجیکٹ کے ایونٹ کے لیئے اِیسے میں اب وہ بالکل مصروف ہو گئی تھی۔ اکثر تو وہ جب بے حد مصروف ہوتی تھی گھر تک نہیں جاتی اور وہیں آفس میں اپنے کام میں مگن رہتی۔ ابھی بھی وہ سائیٹ پر کام کرتے عباد کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ساتھ ساتھ بریفنگ دیتے ہوئے اپنا کام بھی کررہی تھی کہ میسج کی بجتی ٹون پر ٹھٹکی۔

ایک سکینڈ عباد!"لیپ ٹاپ سے اُبھرتے اُسکے چہرے کو دیکھ کراُس نے نرمی" بھری سنجیدگی سے کہااور خود سیل کی جانب متوجہ ہوگئ۔

ہمیں جمعے کو ٹریٹ چاہیئے۔"رِدا کے میسج کو پڑھ کر،وہ مُسکرائی نہیں بلکہ اُسی" سنجیدگی سے جواب ٹائپ کرنے لگی۔

شیور!کیوں نہیں۔"مُختصر جواب لکھ کر سیل فون رکھتے ہوئے وہ پھر سے عباد کی" جانب متوجہ ہوگئ۔وہ ہمیشہ اپنے سارے ویوز اور مشورے فائنل کرواکر آفس سے سارے کام کرتی تھی جبکہ وینیو پر سحر اور عباد ٹیم کو لیڈ کرتے ہوئے جاکر کام کرتے تھے۔وہ اہم وینوز پر جایا کرتی تھی وہ بھی آخر میں ساری تیاری کو فائنل ٹچ

دینے کے لیئے اِس لیئے وہ اب بھی ایک ایک شے کے بارے میں اِنتہائی محتاط انداز میں لکھ رہی تھی کہ اُسکے نزدیک کوئی غلطی کی گنجائش نہ نکلے۔

دوسری جانب دستگیر اپنے آفس کے کاموں میں بُری طرح مصروف رات دیر تک گھر آتا تھا۔ یہ دو دِن اُس نے مہمانوں کے ارینجمینٹس، ٹینڈر پاس کروانے، لیگل مسئلے، سٹور یج ہاؤس میں ایکویپمنٹ دیکھتے ہوئے گزار دیئے تھے تاکہ بعد میں مسئلے نہ ہو۔ آج دوسرا دِن تھا یعنی فائنل۔۔ کل اُسکے پُروجیکٹ کے ساتھ کمپنی کا بھی لانچ تھا سُو وہ پُر جوش ہونے کے ساتھ پُراُمید بھی تھا۔ گاڑی پارک کر کے وہ تھکے تھکے قدموں سے جیسے ہی اندر آیا، وردہ اور رِدا کو ایل-ای-ڈی کے سامنے پیزہ اور برگرز کے ساتھ، ڈرامے کے ساتھ بھی اِنصاف کرتے دیکھ کر اُنکی جانب چلا آیا۔

تم دونوں سوئی نہیں ابھی تک۔ یونیورسٹی نہیں جانا کیا؟" صوفے پر گرتے ہوئے" اُس نے اُن دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو شاید ڈرؤنی فلم دیکھ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیاہوا؟"اُن دونوں کی گُھورتی نظروں پر وہ سیدھا ہوا۔

"آپ نے ہمیں ڈرادیا۔"اُن دونوں نے بیک وقت چیخ کر کہتے ہوئے اُسکو قہقہ لگانے پر مجبور کردیا۔

"اِتنی بڑی ہوکر ڈرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔"قریب پڑا کُشن اُن دونوں پر پھینکتے ہوئے وہ جیسے اُنکی پتلی حالت سے حض اُٹھا رہا تھا۔

"آپ کو ڈراتے ہوئے آتی ہے جو ہمیں آئے۔"رِدا کے کرارے جواب پر وہ "ارے"کہہ کر رہ گیا۔

"اِیسے ڈرامے اور فلمز دیکھتی کیوں ہو تم دونوں کہ ڈر لگے؟"پیچھے کو ہوتے اُس نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے حقیقتاً جاننا چاہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مزا آتا ہے اب ہم زری کی طرح تو ہیں نہیں کہ کسی چیز سے نہ ڈریں۔" وردہ نے کہتے ہوئے ستائش سے کہا جبکہ رِدا اُسکو کن آکھیوں سے اِضطراب میں صوفے سے ٹیک لگاتا دیکھ رہی تھی۔

"سونا تو بہت ڈرتی تھی۔۔۔ایک ایک چیز سے یہاں تک کے کوئی اُسکے پاس سے بھی گزرے تو وہ ڈر جایا کرتی تھی۔" وہ جب بولا تو اُسکو آپ اپنی آواز تک اجنبی لگ رہی تھی۔ وردہ اور رِدا نے چونک کر ایک دوسرے کو بغور دیکھا۔

"آپ کو یاد ہے ابھی تک آپ زری کو سونا کہتے تھے؟" وردہ نے جُوش سے آگے ہو کر پُوچھا جبکہ دَستگیر نے سَر صوفے کی پُشت سے لگاتے ہوئے آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تو ایک زمانے پُرانی بات ہے کہ زری اِتنی ڈرپوک تھی اب تو زری کسی شے کا بھی اکیلے مُقابلہ کر سکتی ہے۔" وردہ جب بولی تو اُسکی اُداس آواز رِدا کی لااُوبالی آواز

سے بے حد سنجیدہ تھی۔ دَستگیر نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اُسکو دیکھا جو دَستگیر کو ہی دیکھ رہی تھی، اندر تک اُترتی نظروں سے۔ رِدا کی وہ نظریں اُسکے لیئے یکسر نئی تھیں تبھی ٹھٹک کر سیدھا ہو بیٹھا۔ وہ اُسکو بے حد افسوس، مَلال اور نااُمیدی سے دیکھ رہی تھی۔

تم۔۔۔اِیسے مجھے کیوں دیکھ رہی ہو؟"اُسکو بے اِختیار اُن نظروں پر کہنا ہی پڑا اور" وردہ کے چونکنے سے قبل ہی وہ نگاہوں کا زاویہ تیزی سے بدل گئی۔

ہیں۔۔۔میں نے آپکو کیسے دیکھا ہے؟"آگے ہو کر ڈبے میں سے گرما گرم زینگر" نکالتے ہوئے اُسکے انداز میں پہلے والا بڑا پَن اور سوگواری نہیں تھی۔

جیسے میں تمہاری کسی اُمید پر پورا نہیں اُترا یا تمہارا مان توڑ دیا ہو؟"اب کے" سیدھے ہوتے ہوئے اُس نے سنجیدگی سے کہا جبکہ رِدا نے چونک کر وردہ کو دیکھا جو مزے سے برگر کھا رہی تھی

اَب یہ تو آپ ہی جانتے ہوں گے ویسے اگر اِیسا کچھ نہیں ہوا تو موج کریں آپ۔""

اُسکی پھر سے سَرد ہوتی آواز پر دَستگیر نے چونک کر اُسکو بغور دیکھا جسکی آنکھیں ایک دَم اُس سے بیگانہ ہو گئیں تھیں۔پہلے والی نرمی اور اپنائیت مفقود ہو گئی تھی۔

یہ سب اُسکے ساتھ اِیسے کیوں کر رہے تھے؟؟پہلے بابا جان،زُخرُف اور

اب۔۔۔اب رِدا اُسکی بیسٹ بڈی۔

ویسے بھائی،یہ نیہا کیسی لگتی ہے آپ کو؟"وردہ نے اُس سَرد خلیج کو محسوس کر کے" تیزی سے کہا،رِدا نے چونک کر اُسکو دیکھا جو جتنی لاؤوبالی بنتی اور دِکھتی تھی اُتنی تھی نہیں۔

کیا مطلب؟"اِس بے تُکے سوال پر جو نا گواری اُسکے چہرے پر دَر آئی تھی اُس نے" رِدا کو اب کی بار حیران کر دیا۔بر گر سے اِنصاف کرتے ہاتھ رُوک کر اُس نے دَستگیر کو دیکھا جو خفگی سے وردہ کو دیکھ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مطلب وہ آپکو پسند کرتی ہے تو وہ آپکو کیسی لگتی ہے؟"اُسکے جھجکے بغیر کہی جانے" والی بات پر دستگیر کے چہرے کا رنگ سُرخ ہوا۔

میں اِیسی فضول قسم کی بکواس دوبارہ نہ سُنوں رِدا۔" سختی اور سنجیدگی سے کہتے" ہوئے وہ اپنا بیگ اور کوٹ اُٹھا کر بغیر اُن دونوں کو دیکھے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا جبکہ پیچھے وہ دونوں گنگ سی ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھیں۔

نیہا نے تو کہا تھا کہ بھائی جانے سے پہلے اُس سے اپنی پسند کا اِظہار کر کے گئے" تھے۔" وردہ کی جھنجھلاتی آواز پر وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہونے لگ گئی۔ بات اِتنی سیدھی نہیں تھی جِتنی شاید نیہا نے اُن سب کو بتائی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم یہیں گھوم رہے ہو ابھی تک۔" کچن سے نکلتے صائم نے اُسکو حیرانگی سے دیکھ کر" کہا۔ سبھی جانتے تھے کہ آج اُسکے پُروجیکٹ اور کمپنی کے لانچ کا ایونٹ شام میں ہونا ہے۔

بس یار شام کو تقریب ہے تبھی جاؤں گا۔" اُسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے" اُس نے سُستی سے کہا۔

کیا ہوا ہے، طبیعت تو ٹھیک ہے۔" اُسکے مُضمحل سے انداز پر صائم نے اُسکو" تشویش سے دیکھا جو خاموشی سے کرسی دھکیل کر وہیں بیٹھ رہا تھا۔

بس یار ٹھیک ہوں، نگار چچی کہاں ہیں؟" پانی پی کر گلاس اُسکو پکڑاتے ہوئے اُس" نے نرمی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

خیر ہے نہ، آواز سے تو بیمار لگ رہا ہے۔" صائم کی پریشانی اُسکے چہرے کو دیکھ کر" بڑھ رہی تھی۔

ہاں وہ امی گھر پر نہیں ہیں اور اِرم نہیں آئی اِس لیئے اِدھر آیا ہوں کہ ہمت نہیں" چائے بنانے کی۔" کہتے ہوئے وہ وہیں کچن کاؤنٹر پر سَر رکھ کر بیٹھ گیا۔ صائم تیزی سے سَر ہلا کر آگے بڑھا اور سٹو چلانے لگا۔

میں حاضر ہوں، بڑی اچھی بناتا ہوں چائے میں۔" صائم مُسکراتے ہوئے پانی" نکال کر اُسکی معلومات میں اِضافہ بھی کر رہا تھا۔

یہ چاروں ابھی تک یونیورسٹی سے نہیں آئیں؟" یہاں بھی خاموشی محسوس کر" کے اُس نے یونہی چہرہ کاؤنٹر پر رکھے ہوئے کہا

ہاں، تھیسز چل رہے ہیں تینوں کے اور وردہ کا لاسٹ سیمسٹر ہے تو بس اِسی لیئے" ہمارے کان ٹھنڈے ہیں۔" صائم نے جسے اِس سکون پر شکر کا کلمہ ادا کیا تھا۔ وہ جو صائم سے پُوچھنا چاہتا تھا کہ زُخرُف نے آگے ایم۔اِیس میں کیوں نہیں باقی سب کی

طرح داخلہ لیا، خاموش ہی رہا کیونکہ ذہن ابھی تک رِدا کی اُس سَرد نظر کو نہیں بُھول رہا تھا۔

اور بھئی، ہماری ہونے والی بھابھی کیسی ہیں؟" سَر اُٹھا کر وہ بولا تو اُسکی شرارتی آواز پر صائم نے پلٹ کر اُسکو گُھور کر دیکھا۔

ثمن، ٹھیک ہے اللہ کا شکر۔ کچھ دِن میں آنے والی ہے یہاں دیکھ لینا وہ کیسی ہے۔" صائم نے کندھے آچکا کر بے نیازی سے کہا جبکہ اُسکی بے نیازی پر دستگیر کی تھکی سی ہنسی بے ساختہ تھی۔

کیوں تُو کیوں نہیں بتا سکتا مجھے اُنکے بارے میں۔" چائے کو اُبالا آتے دیکھتے صائم کو اُس نے مُسکرا کر پلٹنے پر مجبور کر دیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھا یار! تو بات یہ ہے کہ ثمن صاحبہ، ہمارے گھر کی عورتوں سے بالکل مُختلف" نہیں ہے۔ نہ اُسے گھر داری، کھانے پُکارے کا شوق ہے نہ کچھ آتا جاتا ہے۔"اُسکے جلے کٹے انداز پر دَستگیر بامشکل اپنی ہنسی قابو رکھ سکا۔

تو کیا ہوا تُو بھی میری طرح کوکنگ میں ایکسپرٹ ہو جا۔"اُسکے حل بتانے پر صائم" کا مُنہ مزید لٹک گیا۔

تیرے ساتھ جسکی شادی ہو گی مان لیا کہ بہت خوش قسمت ہو گی مگر یار زری کا" شوہر بہت خوش نصیب ہے۔"اُسکے کہے جانے پر دَستگیر نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

تو کیا امی جان نے سب کو بتا رکھا تھا؟

آفس بھی سنبھالتی ہے،گھر کا ہر کام بھی،ہر رشتے کو بیلنس رکھنا کوئی سیکھے تو زری" سے سیکھے۔"صائم حقیقتاً زری سے بے حد متاثر تھا تبھی وہ ستائش سے کہہ رہا تھا جبکہ دَستگیر کے چہرے کو اُداس سی مُسکراہٹ چھو گئی۔ایک اُسکے چلے جانے کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بعد سب ہی واقف ہو گئے تھے زری کے ہر ہر انداز سے، صرف وہ ہی اندھیرے میں، سب سے پیچھے رہ گیا تھا اُس کو سب سے زیادہ جان لینے کی چاہ میں۔

چائے حاضر ہے۔" صائم نے اُسکو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر اُسکے سامنے کپ رکھا اور " خود اپنا کپ تھام کر اُسکے برابر کاونٹر کی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ دَستگیر نے چونک کر صائم کو دیکھا اور پھر زبردستی مُسکرا کر چائے کا کپ تھام کر لبوں سے لگالیا۔

اچھی بنی ہے، ماشاءاللہ۔" اُسکی بَرجستہ تعریف پر صائم نوازش بجالیا۔ "

صائم۔۔۔! " کچھ دیر کی خاموشی کے بعد دَستگیر نے آہستگی سے اُسکو پُکارا۔ "

س۔۔۔ زُخرُف اِتنا سب سے الگ تھلگ کیوں رہتی ہے۔" وہ جو پھر سے اُسکو " سونا کہنے والا تھا، سنبھل کر بولا۔ صائم نے چہرہ پھیر کر بغیر چونکے اُسکو دیکھا جو چائے کے کپ کے کنارے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کپ سے اُٹھتے دھویں کو دیکھ رہا تھا۔

وہ ہمیشہ سے اِیسی ہی ہے، زیادہ فنکشن وغیرہ میں نمایاں نہیں ہوتی وہ۔" صائم جو اُس کی سب سے زیادہ عزت کرتا تھا، آہستگی سے بولا۔

"ٹھیک ہے لیکن اب۔۔۔اب وہ کچھ زیادہ ہی منظر سے کٹتی چلی گئی ہے، صبح کا ناشتہ اور چُھٹی کا کھانا تک سب کے ساتھ کرتے میں نے اُسکو نہیں دیکھا، یہ بہت عجیب ہے۔" اُسکی اگلی تفصیلی بات پر صائم نے نگاہوں کا زاویہ اُس سے بدل لیا۔ جانتا تھا کہ بات جس سمت جا رہی ہے اُس میں وہ دستگیر سے خفا ہو جائے گا، خفا تھا۔

"تُجھے کیوں اُسکی فکر ہو رہی ہے بھئی، تُو بیٹا زری کو چھوڑ اور اپنا فوکس نیہا پر رکھ۔" چائے کا کپ اُٹھا کر کھڑے ہوتے صائم نے جس تیزی سے طنزیہ لہجے میں کہا اُس پر دستگیر نے حیرانگی سے اُسکو دیکھا۔ زُخرُف کا نام سُنتے ہی سب اُس سے اپنے لہجے اور انداز کیوں بدلنے لگے تھے؟ دستگیر کی حیران، اندر تک اُترتی نظروں کو نظر انداز کر کے وہ اپنی چائے سینک میں پھینک رہا تھا۔

میں نیہا کی شکل نہ دیکھوں تُو فکر کی بات کر رہا ہے۔ اللہ بچائے رکھے مجھے اُس" مصیبت سے۔" اُسکے تھکے لیکن ناگوار لہجے پر صائم نے چونک کر بغور اُسکو دیکھا جسکے چہرے پر حقیقتاً نیہا کے نام تک سے بیزاری ظاہر ہو رہی تھی۔

میں چاہ رہا تھا کہ شام میں میرے ساتھ تم چلتے۔" چہرہ جُھکا اور اُس نے آہستگی سے" کہا جبکہ صائم کا دِل پھر اُسکے لیئے پسیجنے لگا۔

تیرے اِین اُو گریشن پر؟" اُسکو گرم گرم چائے ایک ہی سانس میں پیتے دیکھ کر" اُس نے سوالیہ کہا۔ چائے کا خالی کپ کاونٹر پر رکھ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔

اگر تُو کہتا ہے تو پھر چلتے ہیں۔" صائم نے مُسکرا کر کہا جبکہ دستگیر کو بھی مُسکرانا" پڑا۔

www.novelsclubb.com

چھ بجے تک میری طرف آنا، دونوں ساتھ جائیں گے۔" ہاتھ میں پہنی رِسٹ" واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہا جبکہ صائم کے "اُوکے باس" کہنے پر وہ پلٹ کر راہداری

سے ہوتا ہوا اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا پیچھے سے صائم نے لمحے بھر کو گہرا، تشکر بھرا سانس لیا۔ دو گھنٹے بعد نِک اِک سے تیار وہ اُسکے کمرے کے باہر کھڑا دروازہ بجا رہا تھا۔

صائم بیٹا۔" خان بابا کی آواز پر اُس نے پلٹ کر دیکھا جنکے ہاتھ میں دَستگیر کے ہینگ" شُدہ کپڑے تھے۔ صائم نے حیرانگی سے کپڑوں اور پھر اپنی گھڑی پر بجتے ٹائم کو دیکھا۔

یہ مجھے دے دیں خان بابا، میں اندر جا رہا ہوں۔" نرمی سے کہہ کر اُس نے اُنکے" ہاتھ سے کپڑے تھام لیئے اور اُنکو سر ہلا کر جاتے دیکھتے ہوئے اُس نے دروازہ پھر سے نوک کیا اور تیزی سے دروازہ دھکیل کر اندر آ گیا جہاں اندھیرہ ہر سُو تھا۔

اُوئے دَستی! "اندازے سے سُوئچ تک پہنچ کر ساری بتیاں روشن کرتے ہوئے، وہ" صوفے پر مزے سے سُوتے دَستگیر کو دیکھ کر حیران سا اُسکی جانب آیا۔

دَستگیر۔"اُسکا شانہ تیزی سے ہلا کر وہ ٹیبل پر پڑے فون کی جانب متوجہ ہوا جہاں "یارِ غار" لکھا جگمگا رہا تھا، یقیناً وہ کال اَرمان کی تھی۔

اسلام و علیکم، یار کدھر ہے تُو۔ ہم نے ایک گھنٹہ پہلے آنے کا پلان کیا تھا۔"""

دوسری جانب سے کال اُٹھائے جانے پر اَرمان خفگی سے کہہ رہا تھا۔

اور یہاں دَستگیر دُنیا سے بے خبر سُو رہا ہے۔"دوسری جانب سے آتی صائم کی آواز" پر وہ پہلے چونکا اور پھر پریشانی اُسکو گھیرنے لگی۔

صائم یار دیکھو، اُسکی طبیعت تو ٹھیک ہے۔وہ تو کام اور وعدے کے معاملے میں" بہت پابند ہے۔"اَرمان کی تفکر بھری بات پر اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسکا ماتھا چُھوا اور پھر۔۔۔اُسکو اِیسے لگا گویا اُس نے جلتا انگارہ چھو لیا ہو۔

اِسکو تو بہت تیز بخار ہے۔"صائم نے پریشانی سے کہا جبکہ اَرمان سمجھ گیا کہ اُسکا" بُخار ذہنی ٹینشن کا نتیجہ ہے اور کہیں اگر جو اُسکی طبیعت بگڑ گئی تو۔۔۔؟؟؟۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ اُسکو جلدی سے اُٹھائیں، نہانے کو کہیں میں تب فنکشن دیکھتا ہوں۔""

قریب آتے عباد کو دیکھ کر اُس نے کہہ کر فون کاٹ دیا۔

دَستگیر۔۔۔"ارمان نے فون ٹیبل پر رکھتے ہوئے اُسکا کندھا زور سے ہلایا۔"

جھنجھوڑے جانے پر دَستگیر نے اپنی جلتی آنکھیں بامشکل کھول کر سامنے دیکھا جہاں کوئی اُس پر جھکا پریشانی سے اُسکو شاید پُکار رہا تھا۔

یار۔۔۔"صائم نے فرسٹ ایڈ بکس کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اُسکو" پھر سے پُکارا۔دَستگیر کا سویا، تھکا ہوا ذہن ایک جھٹکے سے بیدار ہوا۔

کیا ٹائم ہوا ہے؟"بامشکل سیدھا ہوتے ہوئے اُس نے پریشانی سے پُوچھا۔"

چھ پانچ ہو رہے ہیں مگر یار تیزی طبیعت بہت خراب لگ رہی ہے مجھے۔"اُسکو" اُٹھنے کی کوشش کرتے دیکھ کر صائم نے مدد کرتے ہوئے پریشانی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

تُو یہیں ویٹ کر، میں بس شاور لے کر آیا۔" صوفے پر پڑے اِستری شُدہ قمیض شلوار اُٹھاتے ہوئے وہ لڑکھڑاتے قدموں سے باتھ رُوم جا رہا تھا۔ پیچھے صائم متفکر سا اُسکو جاتے دیکھنے لگا جسکے مضبوط اعصاب کو بخار نے نچوڑ کر رکھ دیا تھا، اِیسے تھوڑی ہوتا ہے بھلا؟ کیا بس یہ بُخار کا ہی اثر تھا؟؟ دَس منٹ بعد ہی لاک کھُولے جانے پر صائم نے پلٹ کر دیکھا وہ پہلے کی نسبت قدرے بہتر لگ رہا تھا مگر اُسکا گندمی چہرہ بخار کی حدت سے ابھی بھی سُرخ ہو رہا تھا۔ جلدی جلدی پرفیوم چھڑک کر، بے ترتیب بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے چادر بِستر سے اُٹھا کر شانے پر ڈالتے ہوئے اُس نے جیسے صائم جیسے سُست بندے کو اپنی جلدی سے حیران کر دیا تھا۔ گاڑی کی چابی اُٹھاتے ہوئے اُس نے صائم کی حیرانگی پر جیسے ماتم کیا۔

" یار! تیری طبیعت ٹھیک نہیں، تُو دوائی لے پہلے۔" بے پَر کی اُڑاتے ہوئے اُسکو اچانک سے یاد آیا۔ نفی میں سَر ہلا کر وہ دروازہ کھُول کر صائم کے ساتھ باہر نکل

www.novelsclubb.com

گیا۔ وینیو پر وہ جسطرح گاڑی دُوڑاتا ہوا لا رہا تھا، صائم نے بس خود سے عہد کر کیا کہ کبھی اِسکے ساتھ دوبارہ گاڑی میں نہیں بیٹھے گا۔

یار آگے تیرا ہی فنکشن ہے، تُجھے جلدی کس بات کی ہے۔"مضبوطی سے بیٹھے" صائم نے جُھنجھلا کر کہا مگر وہ خاموش ہی رہا، آخر کیا بتاتا اُسکو۔

یااللہ! میری آگلے ہفتے شادی ہے۔"دُعائیہ انداز میں ہاتھ بُلند کر کے، آنکھیں میچتے ہوئے اُس نے اللہ کے حضور بڑبڑا کر عرضی ڈالی دی تھی جبکہ دستگیر نے اُسکے انداز پر نہ چاہتے ہوئے بھی مُسکرا کر سپیڈ آہستہ کرلی۔ باقی کا راستہ صائم نے اُسکے کان کھا کر کاٹا۔

اب میں تیرے ساتھ کہیں سفر نہیں کرنے لگا، بھئی۔"گاڑی پارکنگ لاٹ میں" روکتے ہوئے اُس نے بائیں ہاتھ سے کان سہلاتے ہوئے کہا اور صائم پھر سے ڈھٹائی سے ہنس دیا۔ کبھی کبھار وہ اپنی باتوں سے سب گھر والوں سے بڑا اور مُدبر

لگتا اور کبھی تو وہ گھر کے چھوٹے سَبیل اور ذینی کو بھی مَات دے جایا کرتا تھا جیسے ابھی اُسکا بھیجا پکا کر اُس نے ثابت کیا تھا۔

اندر قدم رکھتے ہی صائم تو اِتنا حیران نہیں ہوا مگر پھر بھی ستائشی آنکھوں سے وہ چاروں طرف گُھوم کر اُس ماورائی سے وینیو کو دیکھ رہا تھا جبکہ دَستگیر !!! اُسکو یوں محسوس ہو رہا تھا وہ کسی دُھندلے سے خواب نگر میں داخل ہو گیا ہو۔ سب کچھ حقیقتاً کسی حیسن و دِلفریب خواب کی مَانند دُھندلا اور دِلکش تھا۔ مدہم چلتی رُوشنیوں میں اب وہ چہرہ پھیر کر اِدھر اُدھر متلاشی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا کہ شاید وہ نظر آجائے جس نے خواب کو حقیقت میں لا کھڑا کیا تھا۔ نظر اُٹھا کر جیسے ہی اُس نے اُوپر دیکھا، ایک بڑے سے سیاہ رنگ کے کپڑے پر، چاندی کے حروف سے "where the dreams come جہاں خواب تعبیر پاتے ہیں، true" لکھا یوں جگمگا رہا تھا جیسے ہوا میں معلق ہو کر پھڑپھڑا رہا ہو۔ تمام روشنیوں کا مرکز وہ حروف ہی تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

تم۔۔۔نے یہ سب زرقون ایونٹ سپیشلسٹ سے کروایا ہے؟" صائم کے "

تصدیقی سوال پر وہ جو محو سا، مسحور ہو سَر اُٹھائے اُس ہال میں لگے الفاظ کو دیکھ رہا تھا

چونک گیا۔

تمہیں کیسے معلوم؟" سنبھل کر اُس نے حیرانگی سے پُوچھا۔"

پاکستان میں کون ہے جو نہیں جانتا، زری کے کام کو۔" صائم کے کہنے میں ستائش "

اور فخر صاف محسوس کیا جاسکتا تھا۔

زری۔۔۔!" اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، صائم کی پُکار پر اُسکا بیمار ہوتا دِل اِتنی زور "

کا کانوں میں آکر دھڑکا کہ دستگیر کو لگا، اُسکی آواز وہاں موجود ہر ایک شخص نے

ضرور سُن لی ہو گی۔ آواز پر وہ جو فوگ مشین دیکھ رہی تھی، چہرہ اُٹھا کر حیرانگی سے

پیچھے دیکھنے لگی۔

ارے صائم، اسلام و علیکم! "آپ یہاں؟ صائم کے مُسکراتے چہرے کو دیکھ کر وہ" بالکل دھیرے سے، تکلف سے مُسکرائی۔

و علیکم اسلام، ! تم تو چھا گئی ہو یار۔ کیا شاندار، ماورائی ساوینیو ہے۔" صائم کی" پُر جُوش تعریف پر اُسکا چہرہ کسی گلاب کی طرح کھِلنے لگا۔ دَستگیر یونہی گُم صم، ساکن سا اُس چہرے کو دیکھ رہا تھا جو اُسکو اپنا بیمار بنا چُکا تھا۔

واقعی میں؟ جزاک اللہ صائم۔" تعجب سے کہہ کر وہ اُسکا شکریہ ادا کر کے نظروں" کی تپش پر چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھنے لگی جو چہرے سے بیمار لگ رہا تھا۔

اسلام و علیکم، دَستگیر صاحب۔" اُسکے کسی قدر حیران لیکن پُر تکلف آواز نے اُسکو" چونکا دیا۔

www.novelsclubb.com

و علیکم اسلام۔" وہ بھی دَستگیر تھا، اپنی کیفیت پر پَل بھر میں ہی قابو پا لینے والا۔"

آرمان صاحب کہاں ہیں، آپ دونوں ایک بار دیکھ لیں سب تاکہ میری ٹیم "مطمئن ہو جائے۔" اُسکی نظریں خود پر پھر سے محسوس کر کے وہ مُدعے کی بات پر آئی، وہی بات جسکے لیئے وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اِن لوگوں کے اِنتظار میں تھی۔

سب بہت اچھا، بہت پُروفیشنل ہے، تھینک یو۔" اُس نے اُسی لہجے میں کہا جس" لہجے میں وہ کئی سالوں سے کاروبار کرتا آرہا تھا۔

ٹھیک! میں اور میری ٹیم پھر اجازت لیں گے۔" چہرہ پھیر کر ہاتھ کے اِشارے" سے فائلز تھام کر کھڑی لڑکی کو بُلا کر اُس نے کہا جبکہ صائم نے دستگیر کو دیکھا جو ہر طرف کا فرق اور ہوش بُھلائے زُخرُف کو دیکھ رہا تھا۔

ٹھیک ہے صائم، پھر گھر میں مُلاقات ہوتی ہے۔" نرمی سے کہہ کر وہ قریب آتی" لڑکی کی جانب بڑھ گئی اُس پر، اُسکی حالتِ زار پر ایک نظر ڈالے بِنا۔

www.novelsclubb.com

تم کافی سال بعد آئے ہو نہ اِس لیئے عجیب لگ رہا ہے تمہیں ورنہ زری اِیسے ہی" سب سے ریز رور ہتی ہے۔"اُسکی آنکھ میں کچھ معدوم ہو کر مر تا دیکھ کر صائم کو کہنا ہی پڑا۔ وہ جس نے خود سے عہد کیا تھا کہ زری کا ذکر تک دَستگیر کے سامنے نہیں ہونے دے گا۔اُسکے تسلی بھرے انداز پر دَستگیر نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا، صائم اُسکی یَک دَم خالی ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر ٹھٹکا اور اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، دَستگیر دھیرے سے مُسکرا کر نفی میں سَر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گیا وہیں جہاں آج اُسکے لیئے سب اکھٹے ہو رہے تھے، اُسکو دیکھنے اور سُننے کے لیئے دور دراز کے ممالک سے آئے ہوئے تھے اور پھر اُس نے چہرہ پھیر کر وہاں دیکھا جہاں سے وہ۔۔۔ہال کی قدم آدم سلائیڈنگ کھڑکیوں سے اپنی ٹیم کی ہمراہ باہر جارہی تھی، اُسکی دَنیا ماند کر کے، ویران کر کے۔ پھر سے سامنے کو دیکھ کر چل دیا جہاں اُسکا اِنتظار کیا جارہا تھا۔

ویراں ہے میکدہ، خُم و ساغر اُداس ہے

تم کیا گئے کہ رُوٹھ گئے دِن، بہار کے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیسا رہا کل کا ایونٹ تمہارا؟" سیڑھیاں اُتر کر آتے دَستگیر کو دیکھ کے، سبھی کے سلام کے جواب کے بعد مرتضیٰ چچا نے مُسکرا کر اِستفسار کیا۔

"طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہاری؟" مگر اُسکے سُرخ چہرے پر نظر پڑتے ہی اُنکو پریشانی سے کہنا پڑا جبکہ سب جو ناشتہ کر کے اب چائے پی رہے تھے کپ رکھ کر چہرہ پھیر کے اُسکو دیکھنے لگے جو مُضمحل سا لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا بیٹا؟" فیروزہ بیگم تیزی سے اُٹھ کر تفکر سے اُسکے پاس آئیں اور پھر اُسکے لیئے کرسی گھسیٹ کر پیچھے کو کی۔

"نہیں ٹھیک ہوں، بس تھکاوٹ" سب کی پریشانی کو رفع کرتے ہوئے وہ مدہم سا مُسکرا کر بولا۔ اُسکی تسلی پر فیروزہ بیگم نے اُسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور پھر تیزی سے پیچھے کو ہوئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا مطلب ٹھیک ہو، بُخار کتنا تیز ہو رہا ہے تمہیں۔"اُنکے کہے جانے پر مُصطفیٰ"

صاحب نے بغور اُسکو دیکھا جو جسمانی سے زیادہ ذہنی تھکاوٹ کا شکار لگ رہا تھا۔

آپ بیٹھیں، میں بالکل ٹھیک ہوں۔بے شک پُوچھ لیں صائم سے۔"اُنکا ہاتھ "

محبت سے تھام کر اُنکو اپنے برابر خالی کرُسی پر زبردستی بٹھاتے ہوئے اُس نے صائم

کی جانب اِشارہ کرتے ہوئے کہا۔

تائی جان! کل بھی اِسکو اِتنا سخت بُخار تھا لیکن پھر بھی اِسکو ایونٹ پہ جانے کی"

بے حد جلدی تھی۔"صائم کا یوں موقعے پر دغا دے جانے کو وہ حیرانگی سے دیکھ رہا

تھا جب اُسکے تاثرات پر صائم نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی۔

جب سے آئے ہو بس آفس کی پڑ گئی ہے تمہیں، کچھ دِن تو آرام کر لیتے۔اب"

صائم کے فنکشنز کل سے شروع ہو رہے ہیں تو ہفتے کا آف لے لو۔"سیف چچا نے

دھیرے سے کہا جبکہ سب ہی نے تائید کی۔

اِنشاءاللہ اور یونٹ بے حد شاندار رہا، بہت خوبصورت۔"اُسکی یک دم سے چمک" اُٹھتی آنکھوں کو فیروزہ بیگم نے حیرانگی سے چہرہ پھیر کر دیکھا۔

یہ نیہا کہاں ہے؟"ماریہ چچی نے چائے کپ میں ڈالتے ہوئے بات کا رُخ بدل" دیا۔دَستگیر کے تیزی سے بدلتے ناگوار تاثرات کو سب ہی نے از حد حیرانگی سے دیکھا۔

زَرجان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اِس لیئے چلی گئی، کل آجائے گی پھر سے۔"" دَستگیر کے لیئے ناشتہ ڈالتے ہوئے، نیہا کے ذکر نے اُنکو جیسے شاداب کر دیا تھا۔

یہ آپ نے ایونٹ کس سے پلان کروایا؟"ویب سائٹ پر تصاویر دِیکھتی عروہ" نے ستائش سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

زُخرُف سے۔"اُسکے مدہم لفظی جواب پر جہاں صائم کے علاوہ باقی سب نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا وہیں فیروزہ بیگم کی سماعتوں پر گویا دھماکہ ہوا۔ٹیبل کے نیچے رکھے ہاتھ ماریہ چچی نے تیزی سے بھینچ لیئے۔

"اچھا کیا، جیسے زری ایونٹ پلان کر سکتی ہے ویسے پنڈی،اسلام آباد میں کوئی نہیں کر سکتا۔"اِس گفتگو میں پہلی بار حصہ لینے والے مُصطفیٰ صاحب تھے۔فیروزہ بیگم نے سُرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اُنکو سُلگتی نظروں سے دیکھا مگر وہ اُنکی نظریں جان کر نظرانداز کیئے دستگیر کو دیکھ رہے تھے۔

"جی،صائم بھی یہی کہہ رہا تھا۔اِنفیکٹ جب اَرمان نے مجھے زرقون ایونٹ سپیشلسٹ کا بتایا مجھے معلوم نہیں تھا کہ زُخرُف اِتنی کامیاب فرم چلا رہی ہے۔"وہ جیسے بیماری اور ساری ناگواری بُھول کے، کھِل کر کہہ رہا تھا۔ماریہ چچی نے ایک نظر فیروزہ بیگم کو دیکھا جنکا بس نہیں چل رہا تھا کیا سے کیا کر ڈالیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ اور بھی بہت کچھ اچھے سے پلان کرتی ہے۔"اُنکی سخت آواز پر مُصطفیٰ صاحب" نے ناگواری سے اُنکو دیکھا مگر دَستگیر اُنکی گویا اَن سُنی کر کے کہے جا رہا تھا۔

ایون ہمارے فورن کلائینٹس بھی ایونٹ پلانر کا پُوچھ رہے تھے۔"چائے کے" ٹھنڈی ہو جانے سے بے خبر وہ جو بابا جان کو بتا رہا تھا ایک نظر مرتضیٰ کو دیکھنے لگا جہاں وہ بہت سارا فخر دیکھنا چاہتا تھا مگر اُنکے ناگوار، سخت ہوتے انداز پر اُس نے حیرانگی سے بابا جان کو دیکھا جنھوں نے ایک دَم آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے جیسے اُسے ایک خاموش دِلاسہ دیا۔

اب اگر تمہاری فضول باتیں ختم ہو گئی ہوں تو ناشتہ کر لو۔ ہم سب کر چکے ہیں۔"" پہلو بدل کر اُنہوں نے جس سختی سے کہا اُس پر چائے پیتی رِدا افسوس سے ماں کو دیکھ کر رہ گئی۔ یک دَم ساری وہاں کی خوشگوار فضا کو غیر آرام دِہ محسوس کر کے دَستگیر نے چہرہ پھیر کر ماں کے ضبط کرتے چہرے کو اُلجھ کر دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ناشتے کے بعد ہم کل کے فنکشن کی تیاری کریں گے۔"اُن چاروں لڑکیوں نے" ہفتے کی یونی سے چھٹیوں لے لی تھیں تب فروا نے جوش سے کہہ کر ماحول کا رُخ پھر سے بدل دیا اور وہ لوگ چائے پیتے ہوئے پھر سے آتے ایونٹس کی باتوں میں مگن ہو گئے صرف دَستگیر اور مُصطفیٰ صاحب خاموش سامعین کا کِردار ادا کر رہے تھے اور دَستگیر اِس کایاپلٹ پر حیران سا تھا۔اُسکے بابا سے زیادہ اُسکی ذہنی مطابقت پہلے اپنے چچا جان سے تھی مگر اب۔۔۔اُسکے سارے مزاج، ہر انداز بابا جان سے میل کھاتے نظر آرہے تھے۔اُس نے چہرہ اُٹھا کر بابا جان کو دیکھا جو سپاٹ چہرے کے ساتھ اِخبار اُٹھا کر اُسکو یوں پڑھنے میں مگن ہو گئے جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہوں۔فون کی ٹون پر اُس نے چہرہ جھکا کر اپنا فون نکال کر دیکھا جہاں اَرمان کا وٹس ایپ پر میسج جگمگا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اُوۓ ایونٹ کے بی-ٹی-ایس کی تصاویر بھی بھیج دی ہیں فوٹو گرافر نے، کیا کروں؟" وہ جو بے دِلی سے فون رکھنے لگا تھا، کسی خیال سے ایک دَم اُسکی آنکھیں چمکیں۔

تُو وہ یو-ایس-بی میرے آفس میں رکھوا، میں ابھی آیا۔" تیزی سے ٹائپ کر کے میسج بھیجتے ہوۓ وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔ کرسی دھکیلے جانے پر سب ہی نے باتوں سے چونک کر اُسکو دیکھا، مُصطفیٰ صاحب نے بھی اِخبار سے نظریں اُٹھائیں۔

آفس میں کچھ ضروری کام ہیں پھر ہفتے کا آف لے لوں گا۔" اُنکو مُسکرا کر کہتے ہوۓ وہ اپنی بیماری بُھول کر جس تیزی سے وہاں سے نِکلا اُس نے سب کو حیران جبکہ فیروزہ بیگم کو ٹُھٹھکنے پر مجبور کر دیا۔

www.novelsclubb.com

آج بالا آخر وہ دِن آن پہنچا تھا جس کا ملک ہاؤس کے تقریباً سبھی مکینوں کو بے صبری سے اِنتظار تھا یعنی ملک صائم سیف کی شادی کی تقریبات کا سلسلہ۔ آج اُنہوں نے ڈھولکی کا ہر امیر گھرانے کی طرف فنکشن رکھا تھا۔ گھر اور خاندان کے بس چیدہ چیدہ افراد ہی اِن چند فنکشن میں شریک ہونے تھے جبکہ باقی مہمان مہندی، شادی اور ولیمے میں مدعو تھے۔ ہر طرف رنگ و بُو کا گویا سیلاب اُمڈ آیا تھا۔ گو کہ خالصتاً ایک گھریلو تقریب تھی پھر بھی سب جب سیف چچا کے گھر اکھٹے ہوئے تو رش بڑھ گیا تھا۔ لڑکیوں زرتار، شوخ کپڑوں میں اِدھر اُدھر کھلکھلا کر تتلیوں کی طرح گھوم رہی تھیں جبکہ لڑکے ظاہر ہے زیادہ تر شادیوں کی طرح کام اور بھاگ دُوڑ میں مصروف، دستگیر بھی نہ جانے والے بُخار کی فکر کیئے بغیر بھاگ دُوڑ میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

سفید قمیض شلوار کے ساتھ، گلے میں پیلے اور اورنج رنگ کا کپڑا لپیٹے وہ بھی سب لڑکوں والے کپڑوں میں ملبوس ہونے کے باوجود سب میں نمایاں نظر آرہا تھا۔ کچھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اُسکی سنجیدگی، سیاہ آنکھوں کی خاموشی، گندمی رنگت میں گھُلی سفیدی اور اُس پر کھڑی ناک اُسکو مغرور بناتی تھی۔ سیاہ گھنی بھنویں آنکھوں کے بے حد قریب ہونے کی وجہ سے آنکھوں کو عجیب سے سحر میں ڈھالے رکھتی تھیں۔ وہ وجیہہ مردِ تھا، عموماً مرد جب عمر میں تیس کا ہندسہ عبور کرتے ہیں تو اُنکے چہرے کو سختی چھونے لگتی ہے مگر اُسکے چہرے پر سیاہ، گھنی داڑھی، مونچھوں کے ساتھ نرمی اور معصومیت اُسکو عمر سے کسی قدر کم عمر اور بُردبار ظاہر کرتی تھیں مگر اُسکے باوجود وہ اپنی وجاہت سے بے خبر تھا۔

یار دَستی! اندر چلو سب وہاں ہال میں بیٹھے انجوائے کر رہے ہیں۔" اُسکو ڈھونڈنے " کو آتا صائم، سیڑھیوں کے پاس باغ میں کھڑے دیکھ کر تیزی سے آیا۔ وہ سب لوگ چونکہ ایلیٹ کلاس سے تعلق رکھتے تھے سو اُنکے ہاں بھی مِیکس گیدرنگ کو اِتنا بُرا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ سَر جھٹک کر وہ صائم کے ساتھ چلتا ہوا اندر ہال کی جانب آ رہا تھا اور اُسکو آتے دیکھ کر کِتنی ہی لڑکیاں حسرت سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں اِس

www.novelsclubb.com

آس سے کہ شاید وہ اُن پر ایک نظر ڈال کر معجزاتی طور پر دِل ہار بیٹھے۔سب کزنوں کو ایک ساتھ بیٹھے دیکھ کر وہ قدرے کھڑکی کی سائیڈ پر پڑے خالی صوفے کی جانب آ کر بیٹھ گیا اور صائم چونکہ چیف گیسٹ تھا تبھی اُسکو سب نے بیچ میں گھسیٹ لیا اور باقی سب نیچے قالین پر دائرے کی صورت بیٹھے گانے گا کر ماحول کو اور پُرجوش بنا رہے تھے۔نیہا جو اُٹھ کر دستگیر کے پاس جانا چاہتی تھی اُسکو اُس سنگل سیٹر پُشت پر بازو پھیلا کر بیٹھتے دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھَر کر رہ گئی۔

اُن چہروں میں آج پھر وہ چہرہ نہیں تھا اِس لیئے وہ چہرہ پھیر کر قدم آدم کھڑکی سے باہر شام کو رات میں ڈھلتے دیکھ رہا تھا۔وردہ اور رِدا نے ایک دوسرے کو دیکھ کر بھائی کو دیکھا جو اُس ہنگامے اور ہلا گلے سے بالکل الگ تھلگ لگ رہا تھا۔اُسکی نگاہ اندر پُورچ میں آ رُکتی سیاہ گاڑی پر پڑی جو یقیناً ژُخرُف کی تھی۔بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ ایک دَم سیدھا ہوا۔رِدا تو چہرہ واپس پھیر کر ڈھولکی بجاتی عروہ کی جانب پھر سے متوجہ ہوگئی مگر وردہ ایک دَم بھائی کے بدلتے تاثرات دیکھ کر چونکتے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئے گھٹنوں پہ اُونچی ہو کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی اور وہیں زری کو آتے دیکھ کر اُسکو حقیقتاً دھچکا لگا۔ دستگیر اب کے کسی قدر دلچسپی سے سب کے خوش باش چہروں کو دیکھنے لگا جو پہلے اُسکو متوجہ کرنے میں ناکام ثابت ہو رہے تھے۔ اُسکی سماعتیں شیشے کے دروازے کی جانب ہی لگی ہوئی تھیں اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ وہ اپنی دھڑکن تیز ہوتے سُن رہا تھا۔

اسلام و علیکم یار۔" اندر آتی زُخرُف پہ سب سے پہلے پڑنے والی نگاہ عروہ کی تھی۔" اُسکی پُرجوش سی آواز پر ڈھولک کی تھاپ، سب کے قہقہے، آوازیں ایک دَم سے تھم گئے۔ دستگیر نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو بالکل سادہ سے جامنی رنگ کی سکرٹ، شرٹ میں اِس تقریب سے بالکل جُدا، سب سے دِلکش اور ٹھٹکا دینے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔ سر پر ہمیشہ کی طرح جامنی رنگ کا حجاب اُوڑھے، جامنی رنگ کا بیگ تھامے وہ بہت سے لوگوں کی نظروں کا ایک ساتھ ہی مرکز بن گئی۔

www.novelsclubb.com

شکر ہے یار، تم آئی، کب سے اِنتظار کر رہے تھے۔" وردہ اور رِدا تیزی سے اُٹھ کر، سب کو پھلانگتے ہوئے اُس تک گئیں جو کئی لڑکوں کی نظریں خود پر محسوس کرنے کے باوجود پورے وقار سے کھڑی تھی۔ نیہا نے حسد سے اُسکو سادہ سے حلیے میں بھی یوں مرکزِ نگاہ بنتے دیکھ کر دستگیر کو دیکھا جو ایک ہاتھ ہونٹوں پر رکھے سب کی طرح اُسکو ہی دیکھ رہا تھا مگر اُسکی آنکھوں میں باقی لڑکوں جیسے تاثر نہیں تھے، وہاں کچھ اور تھا۔۔۔

میری بستی میں تو تتلی پر بھی مر مِٹتے ہیں لوگ

تیرے آنے سے تو خلقت باؤلی ہو جائے گی۔۔۔

"مُبارک ہو صائم! اب تو کوئی شکایت نہیں ہے نہ آپکو۔" صائم کو مُسکرا کر کہتے ہوئے وہ قدرے سائیڈ پر بنے صوفے پر جا کے بیٹھ گئی۔ ماحول پر اُسکی آمد سے چھاتا سحر ایک دَم ماند پڑا اور سب حقیقت میں آ گئے تھے۔

بالکل نہیں! مگر تم جلدی سے نکلنے کی مت کرنا۔"اُن سب کے جُھرمٹ سے" نکل کر صائم اُسکے عین سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ مُسکراتی زُخرُف نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اچھا اب گانے بہت ہو گئے سب باتیں کرتے ہیں۔"زینی نے چہک کر کہا جبکہ" سَبیل کی خوشی تو چُھپائے نہیں چُھپ رہی تھی۔وہ تیزی سے اُٹھ کر زُخرُف کے برابر آ کر بیٹھا

کیسا ہے میرا بیٹا۔"زری اور اُسکی عمر میں کافی فرق تھا اِس لیئے وہ زینی اور اُس سے" اِسی شفقت سے پیش آتی تھی۔سب پھر سے سب بُھول بھال کر باتوں میں مصروف ہونے لگے۔ہر جانب بھانت بھانت کی آوازیں آ رہی تھیں اِیسے میں دَستگیر اُسکو دیکھ رہا تھا جو سَبیل کے بال محبت سے سنوارتے ہوئے بے حد نرمی سے اُسکو دیکھ رہی تھی۔نہ جانے وہ کیوں اُسکو نظر نہیں آ رہا تھا۔وہ خود کو کسی طلسمی کہانی کا وہ کردار سمجھ رہا تھا جسے جادو گرنی نے جادو کے اثر سے مکھی یا اِس سے بھی

کوئی چُھوٹی، کراہیت زدہ چیز بنا کر شہزادی کی نظروں سے غائب کر کے کسی کونے کی دیوار سے چِپکا دیا تھا، تبھی تو شہزادی اُس پر ایک نگاہِ غلط تک نہیں ڈال پا رہی تھی، وہ سب جادو کا قصور تھا جس نے ملک دستگیر کو اُسکے سامنے بے حد چھوٹا، بُونا سا کر دیا تھا۔

اب باقی فنکشنز میں آئیں گی نہ؟" سَبیل کے لہجے میں بے حد آس تھی۔"

وعدہ بالکل نہیں لیکن آنے کی پوری کوشش کروں گی۔" ہمیشہ کی طرح اُس نے" پھر سَبیل سے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔

آپ وعدہ کریں نہ، آپ ہمیشہ مُجھ سے وعدہ نہیں کرتیں۔" سَبیل کی خفا آواز کسی" قدر تیز تھی تبھی سب نے پلٹ کر سَبیل اور زُخرُف کو بھی دیکھا جو اُس سب کی نظروں سے لاعلم سَبیل کے بالوں میں محبت سے ہاتھ پھیر رہی تھی۔" ہنہ ناٹک۔" نیہا نے دِل میں کہتے ہوئے دانت پیسے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میں وہ وعدہ کیسے کرلوں بیٹا جو پورا نہیں ہو سکتا۔ہاں کوشش پکا کروں گی۔"اُسکے گال سہلاتے ہوئے اُس نے نرمی سے کہا جبکہ اُسکی بات سُنتا دستگیر جو پہلے بازو یونہی پھیلائے بیٹھا تھا، سنبھل کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔سیر پر پھر سے کسی کے بیٹھنے کی جگہ بن گئی تھی۔

آپ ورکنگ ویمن ہیں نہ تبھی نظر نہیں آتیں۔" یہ کہنے والی زُخرُف کی ماموں کی بیٹی دریا تھی۔زُخرُف نے چہرہ اُٹھا کر سامنے دیکھا اور پھر اثبات میں سَر ہلا کر یوں مُسکرا دی جیسے کیا کہہ سکتی ہوں۔ نظروں کی محویت پر اُس نے چہرہ پھیر کر سائیڈ پہ دیکھا اور مُصطفیٰ تایا کے بیٹے کو پھر سے اپنی جانب یوں دیکھتا پا کر لمحے بھر کو وہ ٹھٹک کر اُسکو دیکھنے لگی جو زُخرُف کے دیکھتے ہی قدرے محتاط ہو کر بیٹھ گیا اور جس تیزی سے زُخرُف نے نگاہوں کا زاویہ بدلا اُس پر لمحے بھر کو دستگیر دنگ رہ گیا۔اُن آنکھوں میں اُتر آتی ناگواری نے اُسکے دِل کی ہر دھڑکن کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔

زری باجی۔۔۔۔"کام والی اِرم کی پُکار پر سب کے ساتھ اُس نے بھی چونک کر" وہاں دیکھا۔

میں آپکے کمرے کے پاس سے گزُر رہی تھی اور یہ فون وہاں بج بج کر جھلا ہو رہا" تھا جی۔"سیاہ رنگ کا فون لہرا کر دیکھاتے ہوئے وہ رش کے باعث وہیں رک کر کہہ رہی تھی۔اور زُخرُف جم کر ٹھنڈی پڑتی آنکھوں سے اُس فون کو دیکھ رہی تھی۔وردہ نے اُٹھ کر ارم باجی سے فون اُچکتے ہوئے شرارتی نظروں سے زُخرُف کو دیکھا۔

منصور بھائی کی کال ہے نہ؟"سکرین پر دھمکتے نمبر کو دیکھ کر اُس نے وثوق سے کہا" جبکہ اُس نام پر سب ہی میں کھلبلی مچ گئی سوائے اُنکے جو جانتے تھے کہ منصور کون ہے۔دَستگیر بھی بے خبر لوگوں میں سے تھا تبھی چونک کے اُسکو دیکھنے لگا جو سب کی نظروں پر نرمی سے مُسکرا کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اور مجھے کس کی کال آسکتی ہے۔" کہہ کر اُس نے وردہ کے ہاتھ سے فون لے لیا۔"

اسلام و علیکم۔" مسلسل ڈھٹائی سے بجتے نمبر کو اُسکو اُٹھا ہی لینا پڑا جبکہ دوسری" جانب اُسکے سادے سے لہجے پر منصور کی ہنسی بے ساختہ تھی۔ پیچھے سے آتے شور اور ہلہ گلہ سے وہ خوب سمجھ رہا تھا کہ صائم کی تقریب کا آغاز ہو چکا ہے ورنہ زُخرُف اور اِتنی نرمی سے بات۔۔۔۔

و علیکم اسلام، زہے نصیب۔ بُوجھو میں کدھر ہوں۔" وہ جانتا تھا کہ زُخرُف سے" سید ھامُدعے کی بات ہی فلحال وہ کر سکتا تھا تبھی چہک کر بولا۔ زُخرُف نے طائرانہ نگاہ سب پر ڈالی، سب ہی مگن تھے سوائے گھر کی لڑکیوں کے اِس لیئے اُسکو مُسکراتے رہنا تھا۔

www.novelsclubb.com

کہاں ہیں آپ۔۔۔؟" یہ سوال وہ خود ہی جانتی تھی کہ اُس نے کس دِل سے کیا۔"

تمہاری زندگی میں تو کئی سال پہلے آ گیا تھا پر ابھی تمہارے گھر میں۔"اُسکی" سماعتوں کو چیرتی ناگوار آواز نے اُسکے دِل کی دھڑکن پل بھر کے لیئے خاموش کر دی تبھی اُس نے چہرہ پھیر کر قد آدم کھڑکی سے باہر دیکھا جبکہ اُسکی نگاہوں کے تعاقب میں دَستگیر نے بھی دیکھا وہیں جہاں اندھیرا ہر سُو پھیل چکا تھا۔

میں یہاں ہوں، سُوئیٹ ہارٹ۔"فون کے بجائے پیچھے سے قدرے اُونچی اور" بیہودہ پُکار پر اُس نے خالی آنکھوں سے چہرہ پھیر کر وہاں دیکھا جہاں وہ اپنی ذات کی تمام تر نحوست کے ساتھ مضبوط قدموں سے کھڑا تھا۔بند ہوتے دِل سے وہ اُسکو اپنی جانب قدم قدم آتے دیکھ رہی تھی۔جیسے ہی وہ سب کی نظروں کو نظرانداز کر کے اُس تک آیا ژ خرُف ایک قدم پیچھے کو غیر اِرادتاً ہوئی۔دَستگیر جو اُس طرزِ تخاطب پر ششدر سا تھا اب حیرانگی اور اُلجھی نظروں سے اُس شخص کو ژ خرُف کی جانب ایک سُرور میں بڑھتے دیکھ کر اُسکی پیشانی پر ناگوار، سخت شِکنوں کا جال بچھنے لگا۔

"ارے منصور بھائی! کیسے ہیں آپ۔" وردہ کے چہکتے، خوشگوار انداز پر رِدا کا جی چاہا اُٹھ کر اُسکو ایک تھپڑ کس کے جھڑ دے۔ منصور جو اندر تک اُترتی نظروں سے زُخرُف کے حسین چہرے کو دیکھ رہا تھا چونک کر آواز کی سمت پلٹا۔ گو کہ وہ اُن سب کو عجیب سی وائب دیتا تھا مگر پھر بھی وہ زری کی وجہ سے اُسکو عزت دیا کرتے تھے۔

"میں ٹھیک ٹھاک، تم سُناؤ۔" اِس سے پہلے کہ وردہ پہ پڑنے والی اُسکی نگاہ گہری ہو کے بدلتی، زُخرُف تیزی سے وردہ کے سامنے آ کھڑی ہوئی باقی سب معنی خیزی سے ہنس دیئے لیکن صرف منصور تھا جو سمجھ کر اُسکو پُراِسرار سا مُسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

"گھر میں سب ٹھیک ہیں؟" اُسکو چُبھتی نظروں سے دیکھتی زُخرُف سے آہستگی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں سب فرسٹ کلاس۔آئیں گے نہ کل سے فنکشنز پہ یہاں۔"آگے کو جُھک کر" زُخرُف کی اِحساس سے عاری آنکھوں میں جھانک کر دیکھتے ہوئے اُس نے محظوظ ہو کر کہا۔باقی سب اُن دونوں کو دیکھ کر اِنجوائے کر رہے تھے صرف رِدا اور صائم کے چہرے کو جو سنجیدگی چھائے ہوئی تھی دَستگیر نے اُسکو خاموشی سے دیکھا،دِل میں اُترتے سنّاٹوں کے ساتھ۔

یہ سب چہرے تو جانے پہچانے ہیں میرے لیئے،یہ کون ہے۔"اِدھر اُدھر دیکھتے" ہوئے اُسکی نگاہ دیوان پر بیٹھے اُس شاندار،وجیہہ مردِ سے ٹھٹک کر ٹکرائی تو بغور زُخرُف کو دیکھ کر پُوچھنے لگا۔

یہ دَستگیر ہے، مُصطفیٰ خالو کا بیٹا جو باہر ہوتا تھا۔"نیہا ایک کروفر سے اُٹھ کر اُن کے" عین سامنے آتے ہوئے بولی اور یہ زُخرُف پر اُسکا اِحسان ہی تھا۔منصور نے چہرہ پھیر کر خود کو خاموش،سَرد نظروں سے دیکھتے شخص کو دیکھا اور پھر مُسکرا کر اُسکے رُوبرُو آیا۔دَستگیر نے نظروں کا زاویہ بدل کر اب اُسکے چہرے کو غور سے دیکھا اور اُٹھ

کھڑاہوا۔اُسکاقد منصور سے زیادہ لمبااور جسامت میں بھی اُس سے کہیں زیادہ مضبوط تھا۔لمحے بھر کو منصور متاثر ہو کر بڑبڑایا جبکہ دستگیر بغور اُسکے چہرے کے خوفناک، پُراِسرار سے اُس نشان کو دیکھ رہا تھا جو بھنوؤں کے اُوپر سے ایک لکیر کی صورت دائیں گال تک آرہا تھا۔اُس زخم نے اُسکی دائیں آنکھ کو بھی متاثر کر کے خون سے سُرخ کیا ہوا تھا۔

میں چوہدری منصور حلاج، زُخرُف کا شوہر۔" کہہ کر ہاتھ بڑھاتے ہوئے اُس نے" دستگیر مُصطفیٰ کے سَر پر، اُسکی سماعتوں پر قہر ڈھادیا تھا۔یعنی اُسکا اِنتظار نہیں کیا گیا تھا؟ جو اُس نے کچھ اور سال مانگے تھے وہ رائیگاں چلے گئے تھے۔اُسکی آنکھوں میں جیسے کوئی کانچ ٹوٹا تھا تبھی ساکن آنکھیں پھیر کر اُس نے زُخرُف کو دیکھا جو دونوں ہاتھ سینے پر باندھے، اُس شخص کو دیکھ رہی تھی جس نے اُسکے شوہر ہونے کا دعوا کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایویں شوہر۔۔۔ابھی صرف نکاح ہوا ہے آپ کا۔" عروہ نے پیچھے سے چمک کر کہا جبکہ منصور کے قہقہے نے دستگیر کو حیرانگی سے نکال کر سنبھال لیا۔وہ جو کئی دِنوں سے کسی انہونی، کسی ناگوار حادثے کی چاپ سُن رہا تھا، سہی تھا۔اُسکا وجدان اُسکو اِسی حادثے کے لیئے، یوں بھرے مجمعے میں رسوا ہونے سے بچانے کے لیئے پہلے سے ہی تیار کرتا آرہا تھا۔صائم نے رِدا کے کہنی مارے جانے پر چونک کے چہرہ پھیر کر ساکن، خاموشی سے منصور کو دیکھتے دستگیر کو دیکھا۔اِس سے پہلے کہ صائم اور رِدا کچھ بھانپ لیتے وہ خود کو سنبھال چکا تھا اُس افتاد سے۔

دستگیر مُصطفیٰ۔"وہ سب کے سامنے نہ خود کا تماشا بنانا چاہتا تھا، نہ زُخرُف کا تبھی" دھیرے سے منصور کا ہاتھ تھام کر مُختصراً بولا۔

www.novelsclubb.com

نیہا سہی بتاتی تھی کہ تم کافی ریزرو اور سخت مزاج ہو۔"اُسکے یوں بے تکلفی سے" کہنے پر دستگیر دھیرے سے مُسکرا دیا۔وہ جانتا تھا اُسکو مُسکرانا نہیں چاہیئے تھا۔

ریزرو کا معلوم نہیں لیکن سخت مزاج بہت ہوں۔" اپنے بُرے مزاج کا سب کے سامنے جس طرح اعتراف کر رہا تھا وہ تعجب انگیز تھا کیونکہ سب ہی جانتے تھے کہ وہ خاندان کا سب سے اخلاق اور تمیز دار مردِ تھا۔

منصور! کچھ بات کرنی تھی۔" زُخرُف نے ہال کی خاموشی کو توڑ کر منصور کو کہا جو آنکھوں میں مصنوعی بے یقینی کے ساتھ پلٹا جبکہ زُخرُف کرائیت کو چہرے پر در آنے سے بامشکل روکتے ہوئے تیزی سے پلٹ کر ہال سے باہر نکل گئی۔

یعنی تم سے مُلاقات اب ہوتی رہے گی۔" عجلت میں دستگیر کو کہہ کر وہ تیزی سے اُس جانب بڑھ گیا جہاں زُخرُف گئی تھی جبکہ پیچھے دستگیر مُصطفیٰ خالی دامن خالی دِل لیئے کھڑا رہ گیا۔ اُسکو، اُسکی محبت سمیت جھٹک دیا گیا تھا۔ اُسکے بابا جان اُسکے لیئے شاید کچھ نہیں کر سکے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مُجھ سے مِلنے کے لیئے تم تو مجھ سے بھی زیادہ جلدی میں ہو۔" پیچھے سے آتی خباثت بھری پُکار پر زُخرُف نے پلٹ کر اُسکو سپاٹ تاثرات سے دیکھا۔اُسکی سَرد، خاموش نظروں پر اُسکو بھی شرافت کے جامے میں آنا پڑا۔

"تم میرا فون کیوں نہیں اُٹھا رہی تھی۔" اِدھر اُدھر تسلی سے دیکھ کر اُس نے یک دَم اپنی شیریں بھری ٹون بدلتے ہوئے غُرا کر کہا جبکہ اُسکے بدلتے انداز پر زُخرُف کی طنزیہ ہنسی نے اُسکو جیسے آگ لگا دی۔

"تم سب کے سامنے بھی اپنی اُوقات دِکھا سکتے ہو بے فکرِ ہو کر۔" اُسکے مدھم آواز پر منصور نے اُسکو سختی سے گھُورا۔

"بکواس بند کرو اور کیوں تمہارے تایا جان کالز کر کے میرا دماغ کھاتے رہتے ہیں۔" اُسکی اگلی بات پر زُخرُف نے حیرانگی سے اُسکو دیکھا، وہ جھُوٹ نہیں بول رہا تھا۔وہ اُسکے کردار کے ہر جھُول، ہر کرتوت اور ہر انداز سے واقف تھی۔

ہو سکتا ہے چوروں کی طرح بھاگ جانے کا پُوچھنا چاہ رہے ہوں۔"وہ بھی زُخرُف" تھی،اُسسے بالکل نہ دبنے والی۔

ایک بات کان کھول کر سُن لو زُخرُف بیگم۔میری شرط جب تک تم نہیں مانتی" تب تک تم اِسی گھر میں بیٹھی رہو گی۔"اُسکی شہد رنگ،دُنیا سے حسین آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس نے کمینے پَن سے مُسکرا کر کہا۔

اور تم اپنی اُس گھٹیا شرط اور گھٹیا خواہش کے ساتھ اِنشاءاللہ قبر میں اُتر جاؤ" گے۔"دونوں بازو سینے پر لپیٹتے ہوئے اُس نے بے حد ٹھنڈے ٹھار انداز میں کہہ کر منصور کے چہرے پر تمانچہ جھڑ دیا تھا۔

لگتا ہے تم بُھول رہی ہو کہ میں کون ہوں۔"اُسکی بدلتی،سَرد آواز پر زُخرُف کو" آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی مگر وہ یونہی مضبوطی سے کھڑا رہی۔

میں بُھولی نہیں ہوں اور نہ ہی تمہیں بُھولنے دوں گی، چوہدری منصور حلاج۔"""" سپاٹ آنکھوں سے کہہ کر اُس نے منصور کو ٹھٹکا دیا۔اُسکی آنکھوں میں اُسکے لیئے خوف آخری بار سات سال پہلے دیکھا تھا اُس نے۔

میں تو وہ رات کبھی نہیں بُھولنے والا، جانِ مَن۔" مخمور لہجے میں کہتے ہوئے اُسکا" ناپاک ہاتھ اِس سے پہلے زُخرُف کا معصوم، پاکیزہ چہرہ چُھوتا، زُخرُف نے پاؤں اُٹھا کر اُسکے سینڈل میں سے جھانکتی انگلیوں پر مار کر مسلتے ہوئے اُسکا وہ ہاتھ یونہی فضا میں رُوک کر، اُسکو بِلبلانے پر مجبور کر دیا جبکہ اُس جانب آتیں فیروزہ بیگم دَنگ نظروں سے اُسکو اپنے شوہر کو یوں مارتے دیکھ کر حیرانگی سے ٹھہر گئیں۔ پلٹتی زُخرُف کی نگاہ جیسے ہی اُن پر پڑی، بغیر شرمندہ ہوئے وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ اُنکے سامنے سے ہو کر گزر گئی جبکہ وہ چہرہ پھیر کر ضبط سے اُسکے انداز دیکھ رہی تھیں۔

----

www.novelsclubb.com

اور بیٹا، خولہ کیسی ہے؟" وہ ساری فیملی اب شور شرابے کے اِختتام پر گیارہ بجے" کھانے کی میز پر جمع تھی اور یہ سوال اُٹھانے والی ماریہ چچی تھیں کیونکہ منصور اُنکی فرسٹ کزن خولہ کا بیٹا تھا۔

بس خالہ! ایک دم فٹ، آئیں گی کل کے فنکشن میں۔" کھانا نکالتے ہوئے اُس" نے چہک کر کہا جبکہ اُسکے علاوہ باقی سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے۔ وردہ ضرور باتوں میں حصّہ ڈالتی مگر رِدا نے اُسکو سختی سے مُنہ کھولنے سے بند کر رکھا تھا۔

زری کہاں ہے؟" اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اُس نے جس برجستگی سے پوچھا اِس ہر" دَستگیر نے خاموشی سے چہرہ اُٹھا کر اُسکی بے تاب نظروں کو دیکھا۔ وہ دِل جو کئی سالوں سے دَھڑک دَھڑک کر پاگل ہوا جا رہا تھا اب ساکن سا کونے میں پڑا اپنے زخم سیل رہا تھا۔ مُصطفیٰ صاحب نے چونک کر اپنے بیٹے کو دیکھا۔

توکیااُسکو معلوم ہو گیا آخر؟"اُنکے نڈھال دِل نے خود سے سر گوشی کی۔"

اور آپ کیسے ہیں تایا جان؟"منصور کی پُکار پر اُنہوں نے جن سَرد نظروں سے" اُسکو دیکھا لمحے بھَر کے لیئے وہ اُن نظروں پر یوں ہڑ بڑایا جیسے وہ اُسکے اندر کا چُور بھانپ گئے ہوں۔

میں جانتا ہوں آپ مجھے سخت ناپسند کرتے ہیں۔اِتنے سال گزُارنے کے" باوجود۔"سنجید گی کا لِبادہ اُوڑھتے ہوئے اُس نے وہی حربہ اِستعمال کیا جو کئی سال پہلے کیا گیا تھا جبکہ دَستگیر نے چونک کر اپنے باپ کو دیکھا اور اُنکی نظریں۔۔۔وہ بھسم کر دینے کی چاہ میں منصور کو دیکھ رہے تھے۔

ارے بیٹا!اِیسی بات نہیں۔"فیروزہ بیگم نے تیزی سے سنبھل کر کہا جبکہ ایک" نگاہ اپنے باپ کو دیکھتے دَستگیر پر بھی ڈالی یعنی اُسکو خبر ہو چکی تھی کہ منصور کون ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیونکہ اِتنے سال گزُرنے کے باوجود میرے دِل نے اُس بات کو تسلیم نہیں کیا" ہے، منصور چوہدری۔"اُنکے پُر تکلف لیکن اِنتہائی سَرد انداز پر سبھی نے چہرہ اُٹھا کر اُنکو دیکھا جنہوں نے آج سے پہلے اِیسی بات بچوں کے سامنے نہیں کی تھی۔ فیروزہ بیگم نے بے چینی سے پہلو بدلا جبکہ مرتضیٰ چچا نے چونک کر اپنے بھائی کے سخت اور حتمی انداز کو دیکھا۔

ایک آپ ہی تسلیم کر کے یقین نہیں کرتے بھائی صاحب ورنہ سب کے ساتھ" زری بھی کر چکی ہے اُس بات کو تسلیم۔"اب کے چمک کر کہنے والی ماریہ چچی تھی۔ نگار چچی نے چہرہ پھیر کر ناگواری سے اُنکو دیکھا جبکہ باقی بچہ پارٹی گنگ ہو کر اِن مبہم باتوں کو حیرانگی سے سُن رہی تھی سوائے صائم اور رِدا کے۔دستگیر کا خاموش ہوتا دِل اب کے پریشانی، تفکر اور خوف سے دھڑک رہا تھا۔کیا کر دیا تھا اُسکے اپنوں نے زُخرُف کے ساتھ اُسکے جاتے ہی؟؟؟

www.novelsclubb.com

زری کہاں ہے رِدا؟"اُنکی بات کو سرے سے نظر انداز کر کے اُنہوں نے چہرہ اُٹھا" کر رِدا سے کہا۔

وہ آرہی ہے، آفس سے عباد کی کال آئی تھی۔"رِدا کے کہنے پر منصور کے چہرے" کو ناگواری چھپانے لگی۔

یہ عباد نے ابھی تک زری کا پیچھا نہیں چھوڑا۔"اُسکے بیہودہ انداز پر سَبیل تک نے" چونک کر اُس آدمی کو دیکھا جو اُسکو اپنی بہن کے لیئے بالکل پسند نہیں تھا۔دستگیر نے چہرہ پھیر کر اُس شخص کو جِن نگاہوں سے دیکھا کھانے کی جانب متوجہ ہوتا منصور ٹھٹک گیا۔اُن آنکھوں میں وہ اپنے لیئے کچھ عجیب سا پا کر چونک گیا تھا۔

حد میں رہ کر بات کیا کرو منصور۔"مُصطفیٰ صاحب کی سخت آواز پر وہ سنبھل کر" سیدھا ہوا جبکہ صائم اور رِدا کا بس نہیں چل رہا تھا اُٹھ کر اُسکو دو تھپڑ جھڑ دیں۔

www.novelsclubb.com

میر امطلب تھا کہ اَب تک وہ زری کی اُنگلی پکڑ کر چلتا ہے۔" بات سنبھالتے ہوئے ایک بار پھر اُس نے بے پَر کی اُڑائی جبکہ ڈائینگ ایریا میں آتی زُخرُف تک اُسکی بات پہنچ چکی تھی مگر پھر بھی وہ اُسی خاموشی سے آگے بڑھ آئی۔

منصور کچھ کہہ رہا تھا۔" ماریہ چچی نے اُسکو آکر بیٹھتے دیکھ کر جس انداز میں کہا" دَستگیر کو شدید دھچکا لگا تھا۔ وہ عامیانہ سا انداز اُسکی اپنی چچی کا ہی تھا؟؟ کیا وہ سہی سُن رہا تھا۔ زُخرُف نے کرسی سنبھالتے ہوئے بس ایک نظر اُنکے مُسکراتے چہرے کو دیکھ کر جس طرح نگاہوں کا زاویہ بدلا۔ اُسکو دیکھتے مرتضیٰ صاحب اُسکو دنگ ہو کر دیکھنے لگے۔

عباد تمہاری جان کب تک چھوڑے گا؟" دوبارہ سے منصور نے جس انداز میں کہا" وہ سب کو حیران کر دینے کے لیئے کافی تھا۔ سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ مُصطفیٰ اور سیف صاحب نے اُسکو دیکھ کر زُخرُف کو دیکھا جو اُسی خاموشی سے پانی پی رہی تھی۔ وہ اُنکے درمیان کئی سالوں میں پہلی بار کھانا کھا رہا تھا ورنہ وہ آتا تھا اور چلا جاتا

تھااور ابھی تو وہ آٹھ ماہ بعد آیا تھا دُبئی سے اِس لیئے اُسکو انداز سب بڑوں کو ٹھٹکا رہے تھے۔

یہ کیا بد تہذیبی ہو رہی ہے؟ بات کرنے کی تمیز نہیں ہے تمہیں۔" سارا ادب لحاظ بُھولتے ہوئے چمچ پٹختے ہوئے اُسکی دَھاڑ نے سب کو ہی چونکا دیا۔ زُخرُف نے سَر اُٹھا کر اُس ذہن و دِل سے محو ہو چکے شخص کو دیکھا جسکی ناگوار گرج پر منصور کے ہاتھ سے کانٹا پھسل گیا جبکہ فیروزہ بیگم تیزی سے سیدھی ہوئیں۔

میاں، بیوی کے معاملات میں تم کیوں بول رہے ہو۔" فیروزہ بیگم کی تنبیہی پُکار پر" اُس نے چہرہ پھیر کر اُنکو جِن سَرد نظروں سے دیکھا لمحے بھَر کو اُنکا خُون خُشک ہونے لگا۔ نگاہوں کا زاویہ بدل کر اُس نے بے تعلق سی بیٹھی زُخرُف کو دیکھا۔

میاں بیوی اپنے معاملات ایک دوسرے کے ساتھ طے کریں۔ ہمارا دماغ تو نہ " خراب کریں۔" اُسکی مدہم لیکن دل میں چُبھتی آواز پر سب ہی نے چہرہ اُٹھا کر

دَستگیر کو دیکھا جو غصے سے کھولتے چہرے کے ساتھ کہہ رہا تھا۔ منصور نے چہرہ اُٹھا کر بغور اندر تک اُترتی نظروں سے اُس کو دیکھا جو نہ جانے کس کی لگائی آگ میں دَھڑا دَھڑ جَلتا نظر آ رہا تھا۔ نیہا نے بتایا تھا کہ وہ بہت اِخلاق والا، نرم مزاج اور اپنے کام سے کام رکھنے والا تھا تو پھر یہ یک دَم ضبط کھو کر غُراتا شخص کون تھا؟

تایا جان! آپ کی دوائیاں آج چینج ہونی ہیں۔" پانی کے گلاس میں پانی ڈالتی وہ اُسی" نرمی سے کہنے لگی جا اُسکا خاصہ تھی بغیر اپنے حق میں بولتے شخص کو دیکھے، بغیر طنز کر کے گھائل کرتے شخص کو دیکھے بغیر، یہ سمجھے کہ بات اُسکے متعلق ہے۔ اپنی ذات کی پِھر سے نفی ہوتے دیکھ کر وہ خاموشی سے کرسی دھکیل کر اُٹھا اور سب کی "ارے۔۔۔ کھانا تو کھاؤ" کی پُکاروں کو نظر انداز کر کے ڈائینگ ہال سے نکل کر اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

جاؤ نیہا، بیٹا۔ بُلا کر لاؤ اُسے۔"آرام سے کھانے میں مگن زُخرُف کو ایک تیز نظر" دیکھ کر فیروزہ بیگم نے نیہا کو کہا اور وہ جو بس تیار ہی تھی جس تیزی سے بھاگی سب اُسکی پُھرتی پر ہنس پڑے تھے۔

آجاؤ بھئی! "متواتر ناک کیئے جانے پر اُس نے جِس ناگواری سے کہا اُس پر دروازہ" دھکیل کر اندر آتی نیہا کا سارا اعتماد متزلزل ہونے لگا۔ کمرے میں روشنیوں مدہم تھیں مگر وہ کمرے میں کہیں بھی نہیں تھا۔اِدھر اُدھر نگاہ دُوڑاتے ہوئے اُسکی نگاہ ٹیرس کی جانب کھُلی ہوئی سلائیڈنگ کھڑکی سے ٹکرائی، وہ یقیناً باہر تھا۔

دَستی! میں ہوں نیہا۔"ٹیرس میں قدم رکھتے ہوئے اُس نے آہستگی سے کہا جبکہ" خیالوں میں محو دَستگیر نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا اور لمحے بھَر کو اُسکے چہرے کو جِس

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ناگواری نے چُھوا، نیہا سمجھ گئی کہ وہ بِیتے سالوں میں کچھ نہیں بُھولا لیکن وہ جانتی تھی وہ بالکل بد تہذیب، دُھتکارنے والوں میں سے نہیں ہے تبھی بے خوف تھی۔

"تم کھانا کھائے بغیر ہی آ گئے۔" نیہا کی نرم آواز پر اُس نے اپنے اعصاب پر بڑی مشکل سے قابو کیا ورنہ ابھی ہاتھ سے پکڑ کر وہ اُسے کمرے سے باہر نکال چُکا ہوتا۔

"مجھے بُھوک نہیں تھی۔ تم جاؤ شاباش۔" مُختصر کہہ کر وہ اِس طرح سے نیہا کو کہہ رہا تھا جیسے وہ چُھوٹی، نادان بچی ہو۔

"اِتنے باڈی بِلڈر شخص کو بُھوک نہ لگے تو تعجب تو ہو گا نہ سب کو۔" اُسکی بے پَر کی پر دَستگیر نے چہرہ پھیر کر جن نظروں سے اُسکو دیکھا کوئی اور ہوتی تو ضرور شرمندہ ہوتی مگر وہ نیہا تھی، ڈھیٹ مِٹی سے تراشی ہوئی۔

"ویسے تمہیں منصور اور زُخرُف کے معاملے میں بولنا نہیں چاہیئے تھا۔ اب تو تم یہیں ہو تو روز کوئی نہ کوئی بات ہو گی اور تم اگر بڑھ بڑھ کر بات کرو گے تو منصور کو

WWW.NOVELSCLUBB.COM

بہت بُرا لگے گا۔" نیہا کی بات پر وہ جو چونکا تھا، ناگواری سے سَر جھٹک کر آسمان کو دیکھنے لگا۔ سب سے خفا، متنفر، غلط فہم ہوتے دِل نے جیسے تسلیم کر لیا تھا کہ وہ اُسکی نہیں رہی تھی جسکے لیئے وہ بڑی گہری چوٹ کھا کر یہاں سسکتے سسکتے آیا تھا۔

تم جانتے ہو کہ منصور اور زُخرُف کی پسند کی شادی ہے؟" کچھ سوچ کر نیہا نے" چمکتی آنکھوں سے اُسکو حقیقت حال سے آگاہ کرنا چاہا۔ دَستگیر نے چہرہ پھیر کر نیہا کو دیکھا جسکے چہرے پر اِس وقت سچ کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ دَستگیر کے اندر کی دُنیا خاموشی سے تہہ و بالا ہونے لگی۔ اُسکے بَرسوں سے دیکھے گئے خواب ایک جھٹکے سے مِسمار ہو رہے تھے اور وہ خاموش تھا۔

اچھا۔۔۔! اب کیا تم میرے کان کھانا چھوڑ سکتی ہو؟" اُسکی بغیر کسی اِحساس سے" عاری آواز پر نیہا نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا یعنی فیروزہ خالہ بالکل ٹھیک کہہ رہی تھیں۔

وہ پہلے والا دستگیر نہیں رہا جو زُخرُف کے لیئے سنجیدہ تھا" مُسکرا کر اُس نے اثبات میں سَر ہلایا اور تیزی سے پلٹی۔ ویسے بھی جو سچ وہ دستگیر کو بتانا چاہتی تھی، وہ اُسکی سماعتوں میں اُنڈیل چُکی تھی۔ وہ جو خاموش، ساکن سے کھڑا تھا دروازہ بند کیئے جانے کی آواز پر پلٹ کر اندر کمرے میں آکر سلائیڈنگ شیشہ بند کر کے مُضمحل قدموں سے بِستر کے پاس آیا اور پھر بیڈ پر بیٹھنے کے بجائے نیچے بِچھے قالین پر ڈھے جانے والے انداز میں بیٹھ گیا۔ دُکھتا سَر اُس نے بیڈ پر گراتے ہوئے، جلتی آنکھیں موند لیں۔

میں منصور۔۔۔ زُخرُف کا شوہر۔" وہ آواز اُسکی سماعتوں کا پیچھا چھوڑنے کو تیار" نہیں تھی۔ آہستگی سے آنکھیں کھول کر اُسکی نگاہ کمرے کی چھت سے ٹکرائی جہاں رُوشنیاں گل ہونے کے بعد چھت پر بہت سے ستارے دَھمک رہے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کھلے آسمان تلے بیٹھا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

زُخرُف کی شادی ہوگئی۔" دھیرے سے کہتے ہوئے وہ جیسے خود کو پھر سے باور کروا رہا تھا، یقین دِلا رہا تھا۔ دِل ابھی تک حیران، ششدر سا تھا۔ اُسکو وہ سبھی چہرے یک دَم اپنا مزاق اُڑاتے محسوس ہونے لگے جو زُخرُف سے اُسکی محبت کو جانتے تھے اور اُن سب میں سب سے نمایاں اُس سے لاپرواہی بَرتتا، اُسکے ہونے کو نہ ہونا قرار دیتا چہرہ زُخرف مرتضیٰ کا تھا جسسے وہ اپنی محبت کا پُختہ عہد لے کر گیا تھا۔ ٹیپیکل مردوں کی طرح اِس عہد سے بے وفائی پر وہ زُخرُف کی زندگی تنگ کر سکتا تھا مگر مسئلہ یہ تھا کہ وہ دَستگیر تھا، سب کے غم دل میں محسوس کرنے والا اور پھر اُس نے ایک کھوکھلی اُمید کے تحت کچھ سال مزید ہی تو مانگے تھے بس۔۔

کیا میں سہی لفظوں میں تمھیں یقین نہیں دِلا سکا کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی تھی؟" وہ اب خود سے سوال جواب کر رہا تھا کیونکہ جس سے وہ کر سکتا تھا وہ اُسکی دَسترس سے بے حد دُور ہو چکی تھی۔ یک دَم اِس احساس کے ساتھ ہی اُسکا غمگین،

www.novelsclubb.com

مہربان، حساس دِل کرلانے لگا۔دِل پہ پڑتے دباؤ اور سختی پر تیزی سے اُٹھ کر وہ اپنا سینہ بے چینی سے مَسلنے لگا۔

کیا اُسے زُخرُف سے سوال مانگنا چاہیئے، ایک بار ہی سہی؟"اُسکا خون ہوتا دِل" سوال کر رہا تھا مگر کس مُنہ سے؟؟

اب کیا فائدہ اگر وہ جواب تمہیں دے بھی دے۔"دماغ جس کو وہ دِل کے ساتھ" ہی لے کر چلتا تھا مُخلصانہ مشورے سے نوازنے لگا۔

ہو سکتا ہے جو میں سُننا چاہتا ہوں وہ مجھے سُننے کو مل جائے؟"دِل کی بے چارگی پر" اُسکی تکلیف بڑھنے لگی۔

اگر تم خود کو یوں ذلیل کروانا چاہ رہے ہو تو بصدِ شوق لیکن سوچو وہ جو اِتنی مذہب" پَرست ہے شوہر کہ ہوتے ہوئے تمہیں تمہارا مَن پَسند جواب دے پائے گی۔"

دماغ کی کہی گئی بات دَلیل والی، عقل والی تھی۔

تم اُسکے لیئے خوار ہوئے، اُسکے لیئے سب بُھول کر گئے، اُسکے لیئے خود کا زیاں کر" کے اَب مر رہے ہو مَان لیا لیکن اب وہ تمہاری نہیں ہے۔ وہ تمہارے پیچھے کسی اور کا اِنتخاب کر چُکی ہے، دَستگیر مُصطفیٰ۔" دَماغ نے پھر سے ہمدردی کے ساتھ اُسکو حقیقت کا آئینہ دیکھانا چاہا اور اُسکا دِل اُسکی ہی طرح خاموش ہو گیا۔

لیکن میں۔۔۔ اُس سے اجنبیت، ناگواری، کراہیت اور یوں لاتعلق ہونے کے" بارے میں پُوچھنا چاہتا ہوں۔ یہ میرا حق ہے۔" اُسکے دِل نے آس سے نیا عزر تراشا۔

ضرور پُوچھو لیکن مجھے بتاؤ کیا اُس نے تمہاری محبت کا جواب اُٹھ سال پہلے محبت" سے دیا تھا؟" دماغ کے سوال پر وہ جو آنکھیں موند چُکا تھا، بھک سے آنکھیں کھول کر سیدھا ہوا۔

"آؤ! میں تمہیں اُس منظر میں لے چلتا ہوں دَستگیر کیونکہ اُسے تمہارے دِل نے محبت میں اندھا ہو کر محفوظ کر رکھا ہے جبکہ میں نے، غیر جانب داری سے۔" دماغ کی نئی بات پر اُسکے دِل اور اُس نے آنکھیں موند لیں کیونکہ وہ دونوں جانتے تھے کہ زُخرُف مرتضیٰ کے معاملے میں وہ اَزل سے عقل کے اندھے تھے۔

وہ ابھی تک جیسے دِل میں خیمہ زَن ہوتی محبت کے اِحساس سے نڈھال سا بیٹھا تھا۔ اِیسے کیسے وہ اچانک سے بغیر پُوچھے، بِنا دَستک دیئے اُسکے دِل کا مضبوط قفل توڑ کر اندر جا کر براجمان ہو گئی تھی اُس تخت پر جو ایک عرصے سے خالی تھا۔

"زُخرُف۔۔۔" اُسکے نئے نئے، محبت کے اِحساس میں ڈوبے دِل نے اُس نام کو آہستگی سے پُکارا تو دِل میں ہوتے دَرد کو قرار آنے لگا، اُسکی پریشانی زائل ہونے لگی۔ اُسکا نام کیسے اُسکے دُھکتے دِل کے لیئے مرہم بَن گیا تھا؟؟ پچھلے ہفتے ہی تو اُسکے ساتھ یہ حُسین محبت نامی حادثہ پیش آیا تھا۔ جب وہ مرتضیٰ تایا سے مل کر سیڑھیوں کی جانب نیچے کو دیکھ کر بڑھ رہا تھا کہ آخری سیڑھی چڑھتی زُخرُف عین اُسکو سرِے

پر دیکھا کر ٹکرانے کے خوف سے پیچھے کو ہوئی اور اُسکا پیر پھسلا اور اِس سے پہلے کہ وہ سَر کے بَل پیچھے کو گرتی، غیر اِرادتاً اُوپر دیکھتے دَستگیر نے کچھ حیرانگی سے اُسکو بازو سے تھام کر پَلک جھپکتے اپنے عین رُوبرُو کر لیا۔ خوف سے پھیلتی آنکھوں کے ساتھ زُخرُف خود کو بچا کر سہارا دینے والی کو دیکھنے لگی جبکہ اُسکی خوف سے پھیلتی، سحر میں باندھتی سُنہری آنکھوں نے ساکن سے کھڑے دَستگیر پر کوئی اِسم پڑھ کر پھونک دیا تھا۔ محبت کا نزول اپنے دِل پر یوں یک مُشت ہوتے وہ حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔ وہ جو دو سال پہلے نگاہ اور دِل کے بدلنے کی وجہ سے اِس چہرے سے نگاہیں پھیر گیا تھا اب کی بار آنکھیں نہیں پھیر سکا تھا، نہیں پھیرنا چاہتا تھا۔

"م۔۔۔ میرا ہاتھ۔۔۔ چھوڑیں۔" وہ جو پہلے ہی سب سے خوفزدہ، خاموش اور الگ تھلگ رہتی تھی اب بھی قدرے خوف سے ہکلا کر بولی اور دَستگیر نے پلکیں جھپک کر اُسکو دیکھا دِل اُس چہرے کو دیکھ کر دھڑک اُٹھا تھا۔ وہ دِل جو کب سے

خاموش تھا۔ چونک کر اُس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں اُسکا ہاتھ کسی نرم، سنبھال کر رکھے جانے والی چیز کی مانند زُخرُف کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔

زری۔۔"دستگیر کے عقب سے آتی رِدا کی آواز پر وہ ایک دَم اپنا ہاتھ چُھڑا کر، "دستگیر کو تقریباً دھکا دے کر اُسکے برابر سے خوشبو کے جُھونکے کی طرح گزر گئی۔

تم کیوں جام ہو گئے ہو یار۔" صائم کی پُکار پر اُس نے چہرہ پھیر کر خاموشی سے اُسکو" دیکھا جو ہنس رہا تھا لیکن دستگیر کی آنکھوں میں کچھ اُترتے دیکھ کر حیرانگی سے اُسکو دیکھنے لگا جو اپنا دائیاں ہاتھ اُٹھا کر اپنے دِل کے مقام پر رکھتے ہوئے دِل کی بدلتی حالت جانچنا چاہ رہا تھا۔

اُوئے کیا ہوا، تو ٹھیک ہے؟" صائم پریشانی سے کہہ کر اُسکے قریب آیا۔"

میرا دِل۔۔۔۔"تیز دھڑکنوں پر وہ گھبرا کر بولا۔ پہلی بار نزول ہوتی محبت نے" اُسکے ہاتھ پیر پھُلا دیئے تھے۔

کیاہوا تیرے دِل کو؟"صائم کو اُسکی خاموشی کھٹک رہی تھی۔"

میرا دِل دَھڑک رہاہے۔"اُسکی حیران آواز پر صائم کا جی چاہا اُسکو رکھ کر لگائے۔"

واہ، کیا معلومات دی ہے۔یار سب کا ہی دَھڑکتا ہے۔"صائم نے جھُنجھلا کر کہا"

جبکہ کم فہمی سے اُس نے سَر اُٹھا کر صائم کو دیکھا۔

سب کی طرح نہیں دَھڑک رہا۔"چہرہ پھیر کر وہاں دیکھتے ہوئے جہاں سے وہ"

گزُر گئی تھی اُس نے آہستگی سے کہا جبکہ صائم کو اُسکی ذہنی حالت پر شُبہ ہونے لگا۔

یہ دیکھ۔۔۔"صائم کا ہاتھ تیزی سے اپنے دِل کے مقام پر رکھتے ہوئے اُس نے"

اُلجھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تیری۔"صائم نے تپ کر کہا۔"

پہلی بار میرا دِل کسی کو دیکھ کر ایسے دَھڑکا ہے۔"اُسکی مدھم بات پر صائم نے اب"

کے چونک کر اُسکو دیکھا جہاں عجیب سی کیفیت طاری تھی۔

کس کو دیکھ کر؟"اُسکا ماتھا ٹھنکا۔وہ شاید اُسکی کیفیت سمجھ رہا تھا۔"

زُخُرف کو۔۔۔"اُسکے لبوں سے نام یوں نِکلا جیسے حیات کا مقصد وہی نام ہو۔جبکہ صائم حیرانگی سے اُس نام پر دَستگیر کی تیز ترہوتی دَھڑکن اپنے ہاتھ کے نیچے محسوس کررہا تھا۔کیا دَستگیر مُصطفیٰ کو محبت ہوگئی ہے؟؟کھوجتی نظروں سے صائم اُسکے دھمک اُٹھتے چہرے کو دیکھے گیا۔

جاری ہے!

www.novelsclubb.com